سلسلہ نمبر ۲

دوحۃ الصنائع

مصنفہ

انا امام الدین امامی بن شیخ ابو المکارم النعمانی البیدولوی

یعنی

عہد اورنگ زیب عالمگیر اور سنہ ۱۰۸۴ھ کی ایک نایاب تصنیف

جسکو

م مولوی سید محمد علی صاحب ملیح آبادی نے انجمن ترقی علوم قدیمہ کی

تائید مین شایع کیا

ٹیٹیل پیچ مطبع انوار الاسلام مین طبع ہوا

سنہ ۱۳۲۴ھ

حیدر آباد دکن

فہرست مضامین کتاب دوحۃ الصنائع

صفحہ	نمرہ	نام صنعت
ا تا ۵		مقدمۃ الکتاب حروف مہملہ میں
۶	شعبہ اول ۳۱ نمرہ	
		حذف الالف بہ صنعت تناسب فلک وتجنیس قافیہ
ایضاً	۲	حذف البا بہ صنعت تناسب گل وباغ
۷	۳	حذف التا بہ صنعت تناسب عطریات
//	۴	حذف الثا بہ صنعت تناسب شراب
۸	۵	حذف الجیم بہ صنعت تناسب سرود نشاط
//	۶	حذف الحا بہ صنعت تناسب بازی شطرنج
۹	۷	حذف الخا بہ صنعت تناسب بازی نرد
//	۸	حذف الدال بہ صنعت تناسب بازی گنجفہ
۱۰	۹	حذف الذال بہ صنعت تناسب اطعمہ
//	۱۰	حذف الرا بصنعت تناسب میوہا
۱۱	۱۱	حذف الزا بصنعت تناسب برگ تنبول
//	۱۲	حذف السین بصنعت تناسب نظم ونثر
۱۲	۱۳	حذف الشین بصنعت تناسب قلم وکتابت
//	۱۴	حذف الصاد بصنعت تناسب ابر وباران
۱۳	۱۵	حذف الضاد بصنعت تناسب اربعہ عناصر

صفحہ	نمرہ	نام صنعت
۱۳	۱۶	حذف الطا بصنعت تناسب موالید ثلثہ
۱۴	۱۷	حذف الظا بصنعت تناسب تیر وکمان
//	۱۸	حذف العین بصنعت تناسب علم صرف
۱۵	۱۹	حذف الغین بصنعت تناسب علم نحو
//	۲۰	حذف الفا بصنعت تناسب علم منطق
۱۶	۲۱	حذف القاف بصنعت تناسب علم فقہ
//	۲۲	حذف الکاف بصنعت تناسب علم اصول فقہ
۱۷	۲۳	حذف اللام بصنعت تناسب علم فرائض
//	۲۴	حذف المیم بصنعت تناسب علم معانی وبیان
۱۸	۲۵	حذف النون بصنعت تناسب علم کلام
۱۹	۲۶	حذف الواو بصنعت تناسب علم مناظرہ
//	۲۷	حذف الہا بصنعت تناسب علم حساب
//	۲۸	حذف اللام الف بصنعت تناسب علم ہیئت
۲۰	۲۹	حذف الہمزہ بصنعت تناسب علم قافیہ
//	۳۰	حذف الیا بصنعت تناسب علم عروض
۲۱	۳۱	بہ صنعت مجمع الحروف معما باسم حمید خان
۲۲	شعبہ دوم ۶۱ نمرہ	
//	نمرہ ۱	بصنعت اقتباس

صفحہ	نمبر	نام صنعت	صفحہ	نمبر	نام صنعت
۲۲	نمبرہ ۲	بصنعت تلمیح	۳۲	۲۱	بصنعت تردید
۲۳	۳	،، تضمین	۳۳	۲۲	،، عکس
،،	۴	،، تجنیس تام	۳۴	۲۳	،، ،، بطرز دوم
۲۴	۵	،، تجنیس ناقص	،،	۲۴	،، سجع مکرر بہر بیت
۲۵	۶	،، تجنیس مرکب	۳۵	۲۵	،، سجع مکرر بہر مصرعہ
،،	۷	،، اشتقاق	۳۶	۲۶	،، سیاقۃ الاعداد
۲۶	۸	،، مجنح	،،	۲۷	،، تفریق
،،	۹	،، قطع الحروف	۳۷	۲۸	،، ملمع
۲۷	۱۰	،، وصل الحرفین	،،	۲۹	،، تجاہل عارف
،،	۱۱	،، اتصال الحروف	۳۸	۳۰	،، ردالعجز من العکس مع التکرار
۲۸	۱۲	،، اجتماع قطع الحروف و اتصال الحروف	۳۹	۳۱	،، ردالعجز من مع تجنیس تام
،،	۱۳	،، غیر منقوط	،،	۳۲	،، ردالعجز علی الصدر مع التکرار
۲۹	۱۴	،، منقوط	۴۰	۳۳	،، ردالعجز الی العجز مع تجنیس تام
،،	۱۵	،، رقطا	،،	۳۴	،، لزوم مالایلزم لفظی
۳۰	۱۶	،، خیفا	۴۱	۳۵	،، لزوم مالایلزم حرفی
،،	۱۷	،، ترصیع	۴۲	۳۶	،، رجوع
۳۱	۱۸	،، طباق ایجابی	،،	۳۷	،، حسن تعلیل
،،	۱۹	،، طباق سلبی بطرز نفی فعل و اثبات	۴۳	۳۸	،، مبالغہ
۳۲	۲۰	،، طباق سلبی بطرز امر و نہی	۴۴	۳۹	،، سوال و جواب

صفحہ	نمرہ	نام صنعت	صفحہ	نمرہ	نام صنعت
۴۴	۴۰	بصنعت لف و نشر مرتب سوال و جواب معہ	۵۵	۵۷	بصنعت مستزاد
۴۵	۴۱	؍؍ مقابلہ ایہام تناسب	۵۶	۵۸	؍؍ افتراق الشفتین
؍؍	۴۲	؍؍ ایہام تناسب	؍؍	۵۹	؍؍ انضمام الشفتین
۴۶	۴۳	؍؍ تقسیم	۵۷	۶۰	؍؍ تقسیم و تکریر
؍؍	۴۴	؍؍ مسمط	؍؍	۶۱	؍؍ افراد و ترکیب الحروف
۴۸	۴۵	؍؍ تلوین بلون بچہار بحر	۵۸	شعبہ ششم ۴۸ نمرہ	
؍؍	۴۶	؍؍ ضرب المثل	؍؍	۱	در صنعت نغز میوہا
۴۹	۴۷	؍؍ معما	۵۹	۲	؍؍ ؍؍ دیگر اشیاء
؍؍	۴۸	؍؍ ترجمۃ اللفظ	۶۰	۳	؍؍ ؍؍ ؍؍
۵۰	۴۹	؍؍ ضمن اللفظ	۶۱	۴	؍؍ ؍؍ ؍؍
؍؍	۵۰	؍؍ مبادلۃ الراسین	؍؍	۵	؍؍ ؍؍ ؍؍
۵۱	۵۱	؍؍ ترشیح و موشح اول ہر مصرعہ حرف	۶۲	۶	؍؍ ؍؍ ؍؍
		لا الٰہ الا اللہ و آخر مصرعہا بہ محمد رسول اللہ	۶۳	۷	؍؍ ؍؍ ؍؍
		و مصرعہ دوم ہر حرف بہ محمد الرسول	۶۴	۸	؍؍ ؍؍ ؍؍
۵۲	۵۲	؍؍ لغتہ عربی بے امتزاج فارسی معہ	؍؍	۹	؍؍ ؍؍ ؍؍
؍؍	۵۳	؍؍ لغتہ فارسی بے اختلاط عربی تجنیس قافیہ	؍؍	۱۰	؍؍ ؍؍ ؍؍
۵۳	۵۴	؍؍ ایہام	۶۵	۱۱	؍؍ معما
۵۴	۵۵	؍؍ نظم النثر - نثر النظم	؍؍	۱۲	؍؍ باسم حسنؑ و حسینؑ
۵۵	۵۶	؍؍ اجتماع الاضداد	۶۶	۱۳	؍؍ باسم شیخ برہان الدین راز الٰہی

صفحہ	نمبر	نام صنعت
۶۶	۱۴	در صنعت معما خاندان تیموریہ
۶۸	۱۵	" " شیخ نظام
۶۹	۱۶	" " باسم ملا علی محمد معمائی برہانپوری
"	۱۷	" " باسم شاہ میان
۷۰	۱۸	" " ابوالمکارم پدر مصنف
"	۱۹	" " باسم شیخ خواجہ احمد
۷۱	۲۰	" " باسم شیخ معین الدین
"	۲۱	" " باسم شیخ نظام الدین
"	۲۲	" " باسم شیخ ابوالمعالی
۷۲	۲۳	" " باسم شیخ بدیع الدین
"	۲۴	" " باسم شیخ امام الدین
"	۲۵	" " باسم شیخ محمد افضل الہ آبادی
۷۴	۲۶	" رقعہ منظوم
"	۲۷	" دیگر
۷۵	۲۸	" ترجمہ ہند
"	۲۹	" ترجمہ ہندی
"	۳۰	" تجنیس مرکب
"	۳۱	" تجنیس تام
"	۳۲	" تشبیہ حسی غیر خیالی

صفحہ	نمبر	نام صنعت
۷۶	۳۳	در صنعت تشبیہ حسی خیالی
"	۳۴	" استعارہ
"	۳۵	" استعارہ بالکنایہ
"	۳۶	" استتباع
"	۳۷	" تجنیس خطی
۷۷	۳۸	" تردد و عکس
"	۳۹	" جمع مع التفریق
"	۴۰	" تذئیل
"	۴۱	" تنسیق الصفات
"	۴۲	" کلام جامع
"	۴۳	" اوباج
۷۸	۴۴	" تدویر
"	۴۵	" ترشیح بدحت قاضی القضات قاضی عبدالوہاب
۷۹	۴۶	" شجر
۸۰	۴۷	" دیگر
۸۱	۴۸	خاتمۃ الکتاب بصنعت تجنیس بقافیہ
۸۲ تا ۸۷		تمت

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن ترقی علوم قدیمہ کا اصلی مقصد یہ ہی ہے کہ نایاب اور غیر مطبوعہ کتب جن کے تلف ہونیکا احتمال ہے۔ ان کا طبع کے ذریعہ سے تحفظ کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد مین نہایت ہی سرگرمی کے ساتھ کام جاری ہے اور یہ کتاب دوحۃ الصنائع جو نذر ناظرین ہے وہ انجمن کے سلسلہ کی دوسری کتاب ہے۔

فارسی شاعری کی دنیا مین کئی ایک امامی تخلص کے شاعر گزرے ہین۔ اور ہر امامی باعتبار قابلیت، اور لیاقت، کے اعلیٰ پایہ کے شمار کئے گئے ہین۔ اول۔ امامی[1] ہروی ساتوین صدی ہجری کے شعراء سے ہے۔ اور سعدیؒ کا ہمعصر تھا۔ یہ ابو عبداللہ کے نام سے مشہور ہے۔ خراسان مین اس کا مسکن ہے۔ اور کرمان مین نشوونما پائی تھی۔ صاحب دیوان اور صاحب تصانیف بھی ہے۔ اس کی ایک رباعی لکھی جاتی ہے۔

[1] - از تذکرہ دولت شاہی ص ۵۷ طبقۂ سوم۔

رازے کہ او و عقل بر آشفتہ شود
با بیخبران کجا توان گفتہ شود
ادراک کجا بکنہ این نکتہ رسد
الماس بازہ کی توان سفتہ شود

دوم امامی[51] - یہ امامی بلدہ خلخال مین گزرا ہے - اس کا اور حال معلوم نہین ہوا - ایک رباعی لکھی جاتی ہے -

با خلق خدا سخن بشیرینی کن
اظہار نیاز و عجز و مسکینی کن
تا بر سر دیدہ جا دہندت مردم
چون مردم دیدہ ترک خود بینی کن

سوم خواجہ امام الدین امامی[52] تخلص، ابن قاضی خان، یہ شاگرد محمد حسن قتیل کے تھے، لکھنؤ کے باشندے ہین - کانپور مین شہید ہوئے، ۱۲۱۲ھ مین زندہ تھے - احمد شاہ درانی کے حالات کسی بزرگ کے حکم سے لکھے تھے ان کا کلام نہین ملا، اور نہ کچھ حالات معلوم ہوے

چہارم امامی[52] بلگرامی ان کا نام سید محمد خورشید ہے - اور میر امامی کے نام سے بھی مشہور ہین - ان کے باپ کا نام میر افتخار علی، اور ذرہ تخلص ہے بلگرام کے رہنے والے تھے سنہ ۱۲۱۲ھ مین پیدا ہوئے - اور سنہ ۱۲۷۴ھ مین انتقال کیا - دو مثنویان، اور ایک

[51] از تذکرہ دولت شاہی -

[52] محبوب الالباب یعنی فہرست کتب خانہ خدا بخش خان بہادر صہ ۹ و تذکرہ دولت شاہی صہ -

[53] جبکہ انجمن ترقی علوم قدیمہ کیطرف سے دوحۃ الصنائع کے بارے مین استفسارات شائع ہوئی ہوتو اُسوقت مولوی سید محمد علی اصغر صاحب (خلف سید حسن جشن بلگرامی ناظم عدالت اورنگ آباد) نے ہمارے پاس ان امامی بلگرامی کی کلیات اس شبہہ پر کہ دو مصنف دوحۃ الصنائع کی کلیات ہے روانہ کی تھی - یہ کلیات مصنف کے ابن عم کا مرتب کردہ ہی - اس کے خاتمہ پر مولوی سید غلام حسین ابن سید خلف علی بن سید کرامت علی، شاہ آبادی نے مطول تحریر لکھی ہی جس مین مصنف کے مختصر حالات اور وجہ موت، اور نیز ترتیب دیوان کا ذکر کیا ہے -

دیوان تصنیف سے ہے۔ پہلی مثنوی جو ۱۸ ورق پر ہے اُس کا نام شورش عشق ہے۔ اور دوسری مثنوی جس کا نام ثمر مراد[1] ہے۔ وہ ۲۷ ورق پر ہے۔ کلیات کی کلیات طبع نہین ہوئی ہے۔ دیوان ۵۶ ورق کا ہے۔ (کل ۱۸ اجزو فی صفحہ ۱۵ سطر ہین) مثنوی شورش عشق کا پہلا شعر ؎

بیا اے خامہ شیرین زبانم		بیا اے طوطی ہندوستانم

مثنوی ثمر مراد کا پہلا شعر ؎

لوایم خامہ ولفظ است لشکر		بمیدان آمدم اللہ اکبر

دیوان کا پہلا شعر ؎

شد لکا غذ بادیلی طفل محجوب مرا		ریسمانی بستہ بفر وشید مکتوب مرا

دیوان کا دوسرا شعر ؎

تابہ بینم او کہ امروز است لیلی ظفر		ستدرہ شد چرخ آہ عالم آشوب مرا

صاحب محجوب الالباب (خان بہادر خدا بخش خان) نے انکو گوا تھی بلگرامی الاصل لکھا[2] ہے۔

پنجم امامی۔ (مصنف روحتہ الصنائع) گیارہوین صدی ہجری مین گزرا ہے۔ ان کا نام امام الدین ہے۔ اور باپ کا نام ابوالمکارم[3] ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ

---

[1] صاحب محجوب الالباب نے ص۱۶۷ مین اس مثنوی کے بارے مین لکھا ہے کہ میرے والد نے آرہ مین نقل کرائی تھی اور وہ ناقص ہے۔ آخری حصہ نہین ہے۔ لیکن میرے پاس پوری کلیات موجود ہے جس کو باجازت مولوی سید علی اصغر صاحب نقل کرایا ہے اور نہایت صحیح ہے۔ معتمد انجمن

[2] محجوب الالباب ص۱۶۷

[3] اس نام کے ایک اور بزرگ گزرے ہین لیکن ہم یہ نہین کہہ سکتے یہ کون ہین (دیکھو صفحہ ۴)

کی اولاد سے ہین - اور بیدر بو کے رہنے والے ہین - ان کا سن وفات معلوم نہین - سنہ ۱۰۸۴ تا

م سنہ ھ مین صفحۂ ہستی پر موجود تھے - خاص خاص فن مین ملا علی محمد معمائی برہانپوری (المتوفی

سنہ ۱۰۷۸ھ) اور شاہ میان برہانپوری کے شاگرد تھے -

دوحۃ الصنائع فن بلاغت مین ہے - اس مین مصنف نے علوم صنائع بدائع کے جملہ اصناف کو نظم مین لکھا ہے - اس کتاب کے تصنیف ہونے سے پہلے اس فن مین کئی ایک کتابین لکھی گئی ہین - مثلاً معیار الاشعار، جو ایک چھوٹا سا رسالہ ہے اور محقق طوسی (المتوفی سنہ ۶۷۲ھ) کی تصنیف سے ہے - اور یہ فارسی مین گویا فن بلاغت کی ابتدائی کتاب ہے - اعجاز خسروی، مصنفہ امیر خسرو دہلوی کی تصنیف سے ہے - اور بہت بڑی ضخیم کتاب ہے اس کے علاوہ دیگر علوم کا بھی ذکر ہے - مجمع الصنائع، اسکے مصنف نظام الدین احمد ہین اور سنہ ۱۰۶۰ھ مین تصنیف ہوئی ہے -

باستثنار اعجاز خسروی، جسقدر کتابین تصنیف ہوئی ہین وہ نہایت ہی مختصر ہین - جن مین زیادہ تر اصناف بلاغت کی تعریف اور انکے اصول، و قواعد، بیان کیے گئے ہین - دوحۃ الصنائع بھی ایک چھوٹا رسالہ ہے - لیکن اپنی ماسبق تصنیفات پر کئی خصوصیات کیوجہ سے

(بقیہ مضمون صفحہ ۴) صاحب محبوب الالباب نے اس قدر لکھا ہے کہ "ابو المکارم بن عبداللہ بن محمد از علمار احناف است و در ماہ رجب سنہ ۹۰۶ھ تسوید و تبییض این شرح فرصت یافت - در ہندوستان شرح ابی المکارم ہم نیلی و قیمتی دارد و درین شکے نیست کہ از اطناب مخل و از ایجاز مخل خالی است از علمار قرن عاشر است - ابتدائے خطبہ -

نحمدک یا من شرع لنا احکام الدین القویم وھدانا بفضلہ العمیم الی الطریق المستقیم

ص ۳۷۷ یہ شرح مختصر الوقایہ ۴۰ جزو مین ہے -

۵؎ ہمنے بہت تلاش کیا لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کس ضلع اور کس صوبہ مین یہ مقام واقع ہے - آیا ہند مین یا اور کہین ہے

فوقیت رکھتا ہے۔ اس مین تمام اصناف بلاغہ کی تعریفات، اور قواعد کو بیان کرتے ہوئے نظایر کا التزام کیا ہے۔ جو اس سے پہلی کتابون مین قریب قریب معدوم ہے۔ خسرو دہلوی نے قدماء کے مخترعہ اصناف کا ذکر کرنے کے علاوہ اپنی طبیعت سے بھی بہت نوعین ایجاد کی ہین۔ اسیطرح دوحتہ الصنایع کے مصنف نے متقدمین اور خسرو کے مخترعہ اصناف کو بیان کیا ہے۔ اور خود بھی خسرو کی طرح اجتہاد سے کام لیا ہے۔ اور متعدد نوعین ایجاد کر کے، اپنی جدت پسند طبیعت کا ثبوت دیا ہے (فہرست دیکھو)

مصنف نے ہر ایک صنعت کو کمال پختگی، اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے جس مین مبصر سے مبصر، اور نکتہ چین سے نکتہ چین آنکھ بھی کسی قسم کا نقص یا خامی نہین نکال سکتی ہے اس کتاب کو بہ لحاظ صنعت نظر انداز بھی کر دیا جائے اور صرف مضامین اور زبان کی سلاست، اور فصاحت پر نظر ڈالی جائے، تب بھی مضامین کی دلچسپی، اور عمدگی، کی تعریف نہین کی جاسکتی ہے

چنانچہ ہم نے کئی ایک نظمین صوفیہ کرام کی محفل سماع مین سنی ہین۔ اور ان نظمون نے محفل کا رنگ بدل دیا ہے۔ اور اہل محفل آپے سے باہر ہو گئے ہین۔ اس موقع پر ایک نظم کے دو شعر نقل کئے جاتے ہین جو بہ نسبت اور نظمون کے زیادہ مقبول ہے۔ اور اس نظم مین صنعت طباق سلبی بطرز امر و نہی کا التزام ہے۔

مدح کسے مکن بکن وصف جمال یار من		دل بکسے مدہ بدہ در غم آن نگار من
شہد و شکر مخور بخور خون جگر بعشق او		روئے قمر مبین ببین چہرۂ گلعذار من

مصنف نے کتاب کا خطبہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر انار اللہ برہانہ کے نام پر لکھا ہے۔ اور یہ کتاب عرصہ چار ماہ (۱۰۸۱ھ الہ آباد) مین تکمیل کو پہونچی۔ چنانچہ اس کا ذکر آخر

کتاب مین مصنف نے بہ صنعت تجنیس قافیہ ان الفاظ مین کیا ہے۔

در الہ آباد شد این نسخہ ختم حشد بسال چار و ہشتاد و ہزار	بر دہان حاسدان گردید ختم نام این دوحتہ کہ دارد بس ہزار

دوحۃ الصنائع تین شعبون (بابون) پر منقسم ہے۔ اور ہر شعبے مین کئی کئی ثمرے (فصل) ہین۔ چنانچہ شعبۂ اول جن مین صنائع لفظی کا بیان ہے۔ ۲۱ ثمرے ہین اور شعبۂ دوم جس مین صنائع معنوی کا بیان ہے۔ ۶۱ ثمرے ہین۔ اور شعبۂ سوم جس مین صنعت لغز و معما وغیرہ کا بیان ہے۔ ۴۸ ثمرے ہین۔

اس مقام پر اس امر کا اظہار بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مین بعض عنوانات (خصوصاً شعبہ اول) ایسے ہین۔ جس مین بطور صدر ایک صنعت ہے۔ اور اُس کے ضمن مین کئی کئی صنعتین مذکور ہین۔ مثلاً پہلے شعبے کے پہلے ثمرے مین۔ حذف الالف۔ مناسبت افلاک۔ تجنیس قافیہ۔ تین صنعتین ہین علی ہذا۔

جس مناسبت یا واقعہ کو بطور مثال نظم کیا ہے۔ اوس کو نظم یا واقعہ کے پایہ سے گرنے نہین دیا ہے۔ بلکہ اوس مین وہی استادانہ شان قایم رکھی ہے۔

یہی دماغ سوزی اور قابلیت ایسی ہے۔ جو مصنف کے کامل الفن اور استاد مسلم الثبوت ہونیکی قوی دلیل ہے۔

اس کتاب کے طبع کے وقت مصنف کے حالات لکھنے کے لئے ہم نے بہت کوشش کی اور فارسی کے تذکرے دیکھے، موقت الشیوع رسالون مین مضامین لکھے، جا بجا احباب سے خط و کتابت کی، مطابع اور کتب خانون مین استفسارات کئے، مگر افسوس ہے کہ ہم کو بالکل کامیابی نہ ہوئی۔ حتی کہ ہم اس قدر بھی نہین لکھ سکے، کہ بیدو لوکس ضلع، اور صوبۂ

اور کس ملک مین واقع ہے - تاہم جس قدر واقفیت بہم پہونچی تھی وہ حوالہ قلم کی گئی -

اس نسخہ کی صحت، اور مقابلہ کی غرض سے بھی ہندوستان کے مشہور کتب خانون، مثلاً کتب خانہ آصفیہ، اور کتب خانہ جات ریاستہاے رامپور، بھوپال، اور کتب خانہ خان بہادر خدابخش خان وغیرہ وغیرہ کی فہرستین بھی دیکھی گیئن مگر یہ کتاب اس قدر نایاب ہے کہ اس کا دوسرا نسخہ دستیاب نہوا - اور مجبوراً ہم کو اسیطرح شائع کرنا پڑا -

ہم نے اصل کتاب مین ایک حرف کا بھی تصرف نہین کیا ہے - بلکہ بجنسہ طبع کرایا ہے - بغرض سہولیت اور زمانہ کے لحاظ سے ایک ضمیمہ اور فہرست کا اضافہ کیا ہے - آخر مین ہم دو صاحبون کا شکریہ ادا کرتے ہین - اول تو مولوی سید محمد علی اصغر صاحب بلگرامی جنہون نے میر آما جی بلگرامی کی کلیات روانہ کر کے معلومات مین اضافہ کیا -

دوسرے مولوی سید شمس اللہ شاہ صاحب قادری - ہین جنہون نے اس کتاب کی ترتیب مین مدد فرمائی

اہل علم خصوصاً طبقہ شعرا سے قوی امید ہے کہ اس نایاب رسالہ کی قدر کر کے، انجمن کو مشکور فرمائین گے فقط ۲۱ رجمادی ۱۳۴۲ھ

کوٹلہ اکبر جاہ
حیدرآباد دکن

سید محمد علی ملیح آبادی
معتمد انجمن ترقی علوم قدیمہ

وکاکل مسک روح او ہمہ عالم را معطر کرد سرور عالم سردار گوہر آدم سالار عساکر اسلام مالک مطرود حسام (نیزہ محدود ۱۲)
موسس آساس اسلام ممہد مہاد اکرام مصدر مکارم کرام مورد عطار ملک علام ؎

سرور عالم کہ آمد مالک ملک کرم — دردم آوردہ معمور مہر او ملک عدم
احمد مرسل کہ آمد حاکم ملک سما — آمدہ لولاک او را در ممالک ہا علم
ہر کہ در دل مہر او ہم آل او دارد مرود (عادت) — در مہام ہر ہمہ دارد عطار او حکم
ہر کہ کردہ اسم والا روز او را در دو کلام — در دو عالم آمدہ او مالک ملک ہمم
اسم او را در دو عالم در دل دارد امام — ہم دوام آوردہ سوی روح او رحم اہم

(گردد مسلم بودن از محرمی ۱۲)

وم آل ہمام (منش) وا و دار کرام ادرا آدم اللہ علو ہم کہ در مرصاد علم و عدل ہر واحد سلوک مسلک او کردہ در (پادشاہ دوستان ۱۲) (راہ ۱۲)
اصلاح مراصد عامہ مردم حکم محکم آوردہ ہر واحد ممد اہل ولا رسول اللہ و مہد رد ما را عدا رسول اللہ (مرصد چشم داشتن کہ راصد جمع ۱۲) (باطل کنندہ ۱۲)
ہر واحد در سما اسلام مہر ساطع و در کرہ صلاح ماہ لامع و داد ہر کرام امصار اسلام را معمور کردہ
و دلہاے اہل عالم را مسرور ؎

در راہ محمد روح و سر را ہر کہ ادم — ہر احد در ملک اسلام آمدہ والاہمام
ہر کہ دارد ود او لا او دار رسول (دوست داشتن ۱۲) — حاصل آرد در دو عالم او سرور در دل اللہم

تناسب از گلزار او از باغ دان اما بعد عرض میدارد احقر عباد اللہ الغنی القوی امام الدین
بن شیخ ابو المکارم النعمانی البعید دبوی در حضرت گلبو یان گلستان معانی و در چینان بوستان
سخندانی کہ چون عندلیب طبع این حقیر او فرد ر سیر فرادیس صنایع و اکثر در نظارہ ریاض بدایع (بمعنی کل ۱۲) (جمع فردوس ۱۲)
می بود و در ریاحین نظم و نثر و معما گلگشت مے نمود و در چمن ہار صنایع اعجاز خسروی روح تازہ
از گلدستہاے معنوی می بوئید و در ہر شاخ گلبن نورسید آن چون بلبل از ہر رنگی بوے میجوئید و از (بوے ۱۲)
روایح نسیم روح افزا دان غنچہ خاطر پژمردہ گل گل مے شگفت و گلہاے زنگار نگ آن را طبع

پرورش کرد اسن دامن پیرفت پس از حصول نزہت دماغ و تحصیل دستہ انبوے فراغ طوطی ضمیر این
فقیر سخن ہار ہزاران ہزار چون ہزار گویا بود و برسان قمری شاخ بشاخ کو بکو بکو گوی اشعار مطبوع نفس
میکشود و در باغ دل رستہ رستہ نہال نظم و نثر می نشاند و ہر طرف از گلشن طبع گلہاے گوناگون
صنایع می فشاند آخر تمر غیب بعضے از احبار نخل بند معانی و تحریص اودّاء باغبان حدیقہ نکتہ دانی
بخاطر آمد کہ یک درخت صنایع بروضہ عالم از قمی غریس نماید کہ طبیعت فواکہ خواران بدایع بتناول اثمار
آن میل فرماید لہذا نہال این منظومہ را با ثمار غزلہاء معشوقیہ والغاز و معمیات وغیرہا مثمر کردہ و ہر ثمر
آن را بلون صنعتی رنگ دادہ در چمن روزگار ناپائدار بجہتہ یادگار مغروس آوردہ بہ دوحۃ الصنایع نامی
کردہ بہ سہ شعبہ منشعب کردہ شعبہ اولی را بسی و یک ثمرہ بارور ساخت و شعبہ ثانیہ را بشست و
یک ثمرہ برافراخت و شعبہ ثالثہ را چہل و ہشت ثمرہ بفضل رب المعبود باردار نمود ہ

کہ این دوحہ شدہ مقبول و محمود	دعا دارم ز رب ظل منضود
دہد بہرہ ازان اثمار محمود	کند نشو و نما در باغ عالم

بر ضمیر شمس تنویر خوردہ پنہان جہان وراے قمر ضیای دانشوران دوران مختفی و مستتر نیست کہ
بسی از صنعت گران عالم از پے استطاعتی پارہ ام کہ بغلے بارز و لباس نخل دادہ بحضرت اکابر بجہت اعزاز
خود تحفہ می برند نزد عظام با متیاز الطاف ممتاز میگردند اگر این باغی جنات صنایع و بوستانی حدایق
بدایع این شجر مثمر را کہ ثمرش برنگے و مزہ دیگر است وسیلہ تقرب ساخت تناسب با افلاک و انجم بخوان
در حضرت نیر سپہر اقتدار خورشید افتخار قطب آسمان قاہرہ بدر سمار دولت باہرہ عطارد فکرت مشتری خصلت
بیضا ضیا قمر سنا ملک سیرت فلک مرتبت مریخ شجاعت اسد صولت کہ از آوازہ عدل و نصفت آن
قتال فلک یعنی مریخ از ترس قصاص در حصار فلک خامس خزیدہ و از دبدبہ محتسبان عصر او مطربہ فلک
یعنی زہرہ در صومعہ سمار ثالث عزلت گزیدہ و دائرہ دف قمر کہ بر آسمان در ہر نیمہ ماہ موجود کامل میشود

درنیمه آخراز خوف تشریع آن حضرت ناقص ومعدوم میگردد در اقصی چرخ از هیبت دین داری او در دهان اژدها اختفامی پزیرد زہے ملک که پس از ہزار سال در احاطه فلک دوار انصاف او داد عدل عمر داده خهی قهرمان غالب که در بارگاه او ہر فردے از سلاطین ہفت اقلیم چون جوز المکر بسته بخدمت ستاده وہو السلطان بن السلطان الخاقان بن الخاقان که آفتاب اسم وخطاب عظیم الشانش از افق این ابیات لبطرز تعمیه طلوع می فرماید شاه

بادشاہی که رخ تیغ وے[له] از غایت نور — چهره مهر بپوشد چو برآید ز میان او رنگ

بحر جودش چه عظمی که از افلاک درو — صورت رنگ کبودی ته اوست نهان زیب

شب غلام سپهر حلقه بگوشش از ماه — روز از داغ غلامی به بین از مهر نشان

بهادر

اعتبار سخن اوست بجدی که کنون — قیمت یکدر ز حرفش بسزد جمله جهان

عالمگیر

عین عدلش چو بدرد ہمه عالم بیناست — زان خطاب آمدش از حق که خداین ملک عیان

[له] از تیغ باعتبار ترادف شمشیر اراده نموده ورخ شمشیر شین مسمائیست وغایت نور را ہے مسمائیست در از داہل تنجیم علامت قمر است از قمر اراده نمود داز قمر باعتبار ترادف ماه قصد کرده یعنی رخ شمشیر که شین مسمائیست از لفظ ماه چهره که میم مسمائیست بپوشد یعنی بجاے میم ماه شین آید شاه حاصل شود - وصورت رنگ رنگ است چون لفظ رنگ به ته او آید او رنگ حاصل آید واز لفظ روز لیل ترادف نهار خواسته وعلامت نهار نزد اہل نجوم را مسمائیست واز راه ی مسمائی لیل تسمیه اسم آن کرے است مراد داشته یعنی چون لفظ رے را داغ نهد یعنی لفظ شود زہے حاصل شود باز گفته به بین یعنی حرف به ماے که حاصل شده بنگر چون باے مسماے بازے اسمے آید زیب حاصل شود - واز قیمت باعتبار ترادف بها خواسته یک در حرفش گفته یعنی لفظ در بجانب لفظ بها آید بهادر رو نماید - واز عین باعتبار اشتراک عین مسما خواسته چون بادرد که الم است بیاید عالم رو نماید باز گفته که خداین یعنی لفظ گیر که مرادف خداست با عالم آید عالم گیر حاصل شود شاه اورنگ زیب بهادر عالمگیر حاصل شده -

هدیه بر درجاد اثق است که بدرجه قبول رسد اگرچه لیاقت آن ندارد که دانشوران بارگاه آسمان جاه
پرتو نظر قبول اثر بر و گمارند یا سواد این مسوده را سخنوران درگاه عالم پناه بشعاع آفتاب بصر
منور دارند فاما اگر اشعه (جمع شعاع ۱۲) نظر انصاف اثر تعین فرمایند تحسین لوامع بوارق طبع این نحیف نمایند و بدانند
که این فقیر قلیل البضاعت ضعیف الاستطاعت زله چین خوان احسان سلطان ممالک صنایع
خسرو اقلیم بدایع کوکب فلک معرفت نجم آسمان حقیقت ینبوع (چشمه ۱۲) علوم نامتناهی محبوب درگاه
الٰهی عالم اسرار معنوی امیر خسرو دهلوی این قوت طبع در ابداع این طرزهای جدید و اختراع
این طرح های شدید از امداد روح پر فتوح آنمرشد دارد بهنگامی که شب بی جمعیتی از
چرخ حوادث نزول می نمود و صواعق (جمع صاعقه ۱۲) پریشانی از سپهر حادثات سل طبع بود سنجنجل طبع این فقیر بمواجهه (مقابله ۱۲)
لوح عامه صنایع سلف و خاصه آن حضرت که در اعجاز وقوع یافته اقتباس نور فطانت میکرد
در صنایع دل پسند اثمار (آفتاب ۱۲) غزلیات شعبه ثانیه می آورد (مرتب) و در طریق ترتیب اثمار شعبه اول که متضمن
بر لوازم مجلس اهل دول و صنعت حذف الحروف و صنعت تناسب است متمشی (رونده ۱۲) می گردید و عرایس
اثمار الغار فکر که از معمیات و رقعات و رباعیات و فردیات و خاتمه شعبه ثالث از حجله ضمیر بر منصه (جمع عروس ۱۲)
تحریر جلوه گر میرسید آخر بتائیدات رب مجید این دوحه سه شعبه را در چهار ماه بکمال رسانید باهر است
که قبل ازین هیچ شاعری درین طور بدیع دیوانی ترتیب نداده متکفل و متصدی (پیش آینده ۱۲) این امر صعب این
حقیر آمده و بیش ازین درین صنایع کس از نظم کم گفته و اگر گفته در و چند در سلک یک دو بیت بطریق
مثال سفته اگر باین راه قبول انظار ذوالابصار افتد بعید نیست و بحکم من صنف فقد استهدف ناظم
را قبق ناوک اعتراض نگردانند و سهو و خطا را بنظر اصلاح اثر رفع فرمایند اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (جزا ۱۲)

شعبهٔ اوّل بار و راست بسی و یک ثمره و هر ثمره ملون است بدو لون برنگ صنعت حذف الحرف و رنگ صنعت تناسب ثمره اول بصنعت حذف الالف نمودار است و بصنعت تناسب[۱] فلک و تجنیس قافیه چون مهر پر انوار

شکر لله جلوه گر در عین من شد نور عین (آفتاب ۱۲) — کز فروغش دیدهٔ خورشید گردد همچو عین (چشمه ۱۲)

بر جبینم نجم بخت من نگر روشن شده (چشم ۱۲) — کز طلوع مهر رخشنده منور گشته عین (چشم ۱۲)

مهر رویش کی بچشم هر کسی جلوه کند — جز بچشم هر که در مهرش شده رنگش چو عین (زر ۱۲)

چرخ گردنده بشوقش روز و شب در رقص چرخ — هم بعشق پر نور نورش بعین غین عین (ابر باران ۱۲)

چشم کوکب که ندیده نور هم در شوق رخش — قد گردون بین که در هجرش شده چون حرف عین (چشم ۱۲)

زهره بر چرخ سیوم گشته بمدحش نغمه زن — مشتری چون مهر مه کرده تجسس صرف عین (نقد ۱۲)

بسکه در شوق مه رویش در دلم سوخته — دود دل در نه فلک بنگر که شد چون بین عین (آشکارا ۱۲)

ثمره دوم بصنعت حذف الباء و نماست و بصنعت تناسب گل و باغ نازکی فزا

ور نرگسم چون جا نمود آن گلعذار جانستان — از اشک گلرنگم نگر هر سو شگفته گلستان

تا آن سمن اندر چمن کرد خرام جان فزا — هر سو نگر در وصف او سوسن کشیده صد لسان

لاله چو دید آن لعل و آتش فتاد اندر دلش — جمله تنش شعله شده در سینه داغی شد عیان

از نقش آن رعنا قدم گل گل شگفته هر طرف — هر کس که آن گلزار خوش دیده نخواهد جنان

آنکس که در چشمش کند جا گلرخ آیان یاسمین — جز گل نروید از زمین از تخم اشکش در جهان

[۱] صنعت حذف عبارتست از آنکه متکلم در کلام خود التزام آن کند که بعضی از حرف ابجد نیارد ۱۲

از روضه حسنش اگر وزد سموم نسیم
از روح آن رو چو حم زتن خارج شود همراه آن

وارد اما می ور دل از دوری آن گلنار نار
گردد گلستان خلیل آن آن آتش از دیدار جان

ثمره سیوم بصنعت حذف التاء آشکار است و بصنعت تناسب عطریات روحش روح فزا

نگر که نافه زلفش گشاد باد صبا
که شد چو عبیر لخلخه گردون زروح روح فزا

نسیم گلشن حسنش آبا وزید بداد
ببام و در همه جا گل نمود نشو و نما

کند چو بوسه گل عارضش عروج هوا
بجاے آب بریزد گلاب چشم حیا

چو مشک کاکل او نشر کرد باد قبول
بدل نماند کسی را الطیب مشک هوا

دماغ هر که معطر شد از شمایل او
بروح عطر کجا میل ماندش بخشا

چو اشک ناظر آن جعد مشک رنگ بخاک
رسد بروے زمین مشک سید بکبا

چو شد مشام اما می معطر از زلفش
نماند در دل او آرزوے مشک خطا

ثمره چهارم در صنعت حذف التاء است و بصنعت تناسب شراب مستی فزا

اگر روزی کشد دلبر ز دستم ساغر صهبا
دل بریان بی نقلش کبابی میشود اشهی

من از روز ازل خوردم بل خمخانه عشقش
ازان تا حشر شکرانم ز جام نرگس رعنا

خمار نرگس مستش اگر بیند کسے یکدم
ز بیهوشی و از مستی شود آواره صحرا

اگر ساقی شود آن باده کش در مجلس عرسی
برون آید بی قرقف عروس از حجله زیبا

ز ابرو قوس و مژگان سهم ترک مست چشمش را
بشکران اسلحه دادن بخون ریزی کند ایما

براے می به خمخانه چو شیند یکدم آن مه رخ
دران میخانه از مسجد کند شیخ زمان ما وا

امامی شد خرابی یا جوان دلبر صراحی را	بدست آورد چون ساقی پی این عاشق شیدا

ثمرهٔ پنجم در صنعت حذف الجیم دست آویز است و بصنعت تناسب سرود نشاط انگیز

مگر آن لحن داؤدی که واده آن گلو بیرون	شنیدا اندر ازل گردون که دارد رقص ها اکنون
نزیبد زهره که دف زن اندران محفل که آن دلبر	بآواز طرب افزا سراید نغمهٔ موزون
نوائی روح بخشی کان براید زان لب شیرین	برقص آرد ز قبرستان عظام زاهد مدفون
دمی خواند اگر قولے باهنگ فرح افزا	عروس از پردهٔ عفت برآید واله و مفتون
زآواز نشاط افزا اگر آید در غزل خوانی	زمه دف کرده می آید دوان ناهید از گردون
مپندارے ترنم در نوائے بربط و مزمر	بدین زه می کند افغان پی آن حسن روز افزون
کباب طیر سیخواهد بهنگام سرود آن مه	فرود آرد طیور از نغمه آن لعل پر افسون
دمی بنوازد ار مزمار اندر دست آن دلبر	دهد روح از پی صوتش هزاران آهو ها مون
بطنبور از زند زخمه ز انگشت هلال آسا	امامی از سماع آن نثار آرد دل محزون

ثمرهٔ ششم بصنعت حذف الحا هویدا آمده و بصنعت تناسب بازی شطرنج منصوبه نما

بر بساط نازنین بنشست دلبر شاه وار	گرد او چون مهره غلطان عاشقان بی شمار
چون نگه کردم بران مه رخ ز چشمش غمزه	تاخت سوی من دو اسپه کرد جانم را نگار
قرب آن دلدار همچون شاه و فرزین خواستم	قسط بخت من مرا مهجور کرد زان نگار
بر بساط رنج و بلا افتاده ام از فرقتش	دهر تا کی بازد این شطرنج با این بیقرار
چرخ کج رفتار رام من نشد چون پیل مست	تا که هم خانه شوم با یک تار گلعذار

تعبیه منصوبه می کردم برای قرب شه
عشوهٔ آن شاه خوبان برد جان این نزار

من نه تنها باختم سر بر بساط عشق او
بیش از تضعیف شطرنج آمده سرها نثار

چون پیاده سر نهادم بر زمین پیش شاه
تا که چون فرزین مرا جای دهد اندر جوار

رائگان از استخوانم مهره برده آن نگار
گو اما می چشم من چون مهره آمد پیش دار

ثمرهٔ هفتم در صنعت حذف الخا محرر گشته و بصنعت تناسب بازی نرد منظور نظر

بر بساط عشق بهر دیدنت ای گلبدن
گشته ام چون کعبتین نرد دیده جمله تن

ها دو چار از من شدی پی تو درین دار سه پنج
همچو من در شش جهت بکس نباشد در محن

هیچکه نقش مراد من نداده آسمان
ششدرم در بیت حزان فراقت ای سخن

از بروج ار چه فلک دارد دوباره شش بکف
هیچ نقشی بر مرادم نه آورده عن

نادرم در عشق بازی نوای در فرید
داد دعوی ارتدی بر دم فره اندر حزن
آنکه مرتبه داد هفت ده رسد

کعبتین عظم در دستت ز بیداے حریف
کعبتین چشم من باشد بدست تو حسن

از تقامر پیشگی باز داما می جان بعشق
بایکدیگر باختن
چون توئی عرا نبرد حسن اینک جان من
بازی نرد یا بدو ۱۲

ثمرهٔ هشتم در صنعت حذف الدال است و بصنعت تناسب بازی گنجفه دال

مهر من از غمزهٔ سویم آختی شمشیر کین
سر خرو گشتم بشکرش می نهم سر بر زمین

روز شب هشتم بجنگ غم ز عشقت مبتلا
از ازل گشته برات قسمت من این چنین

چون تو هستی گنج فهم و عقل ای مه روی من
اتبری چون گنجفه مارا بهر مجلس ببین

صرف گشته هر قماش از هوش فکرم بهر تو
رنگ روی من ز ز سر خم لبس است ای مه جبین

خاک کویت به ز تاجی بر سر آین خاکسار
از زر ابیض که کویت هست آن حاکم ثمین (قیمتی ۱۲)

جان ستان پیش بر چون تو کجا محبوب من
کم بر جانباز چون کو من بعشقت ای دہین

جان بعشقت باختم اے خوش حریف شاہیان
چون غلام تست امامی بین بسوی ای حزین

ثمرہ نہم در صنعت حذف الذال است و بصنعت تناسب اطعمہ ملامال

ای ملیح الوجه در مدح تو ہر شیرین زبان
بس دقیقه پخته در طیلسان طبع و جان

نیز من بر سفره که وصف تو اندرین طبق
پیش رو لی الانورت از مهر و مه دارم دو نان

چهره تو از ملاحت چون نمکدان آمده
این عجب لعل لبت آمد درو شکرشان

چونکه نعمتهای گوناگون بخوان حسن تست
کی بقرص مهر و مه رو آورند اہل جہان

بس حوائج پخته ام در دیگ دل از شوق تو (حاجتها و مصالح طعام ۱۲)
نام شیرین تو دارم چاشنی بخش لسان

چشم خون آشام تو خونم چو شربت میخورد
بس گوارا باد خون عاشقانت ای روان

چون مگس بر گرد شهد لعل نور روح ملک
جان فشانی میکنند از بوی شیرین طعم آن

آن ترش روی که با عشاق داری کہکمی
ہست چون سکباج قوت عیش بخش انس و جان (آشی سکبا و ترش ۱۲)

شد دلم از آتش عشق تو اے جان چون کباب
گو امامی میسزد گر باشی اکنون میہمان

ثمرہ دہم در صنعت حذف الرا آمده و بصنعت تناسب میوہا قوت رواح اصحاب را

ای دہان تنگ تو چون پسته خندان آمده
چشم چون بادام تو جان بخش ثقلان آمده (جن و انس ۱۲)

کشمش از لعلت خجل آمد ز ذوق و شوق خود
آن منقع لون لعلت جان جانان آمده

ہمچو موز است آن انا ملهای تو مملو شهد
عقده شان عناب آسا لذت جان آمده

چون بہی از خاک کویت ساختم جانان لباس — تا بچشم از باغ تو سیب زنخدان آمده

نیز از شوق دہان فستق آساتت کنون — بین کہ بادام دو مغزہ فوق سندان آمده

لغزک از شوق لبت عزلت کشیدہ بس بہامی — پختہ و کامل شدہ زان پس بدکان آمده

از غمت لون اماماسی بین کہ چون بطیخ (خربزہ ۱۲) گشت — زان میان شوق چون بطیخ غلطان آمده

ثمرۂ یازدہم بصنعت حذف الزاعیان است و بصنعت تناسب برگ تنبول زینت بخش ہر دہان

ای بعشقت رنگ من چون برگ تنبول اصفر (زرد ۱۲) است — جانسپاری کردنم در شوق تو بس خوشتر است

برگ و باری خویشتن را سوختم در راہ تو — ہمچو اوراق درختان بی تو کارم ابتر است

نے ببرگ بل بجونم درج مرجان کشتہ است — آن دہان غنچہ آسایت کہ درج گوہر است

کی نہال بختم آرد بار و برگ وصل تو — بی توای برگ حیوتم بین دلم چون اخگر است

بس کہ خائیدہ فلک دندان بخون عاشقان — بین کہ اسنان (دندانہا ۱۲) شفق در خون عشاق احمر است

چونکہ میلان تو سوئے برگ تنبول آمده — اختر آن را سوختہ نورہ (چونہ ۱۲) نمودن در خور است

چون نمیرد در غم عشق توای گلبن امام — گوئی برگ گل روی تو دایم غم خور است

ثمرہ دوازدہم در صنعت حذف السین است و بصنعت تناسب نظم و نثر مرغوب ہر ذہین

بر ورق مہ رخش بیت دو ابروے یار — حل رموزہ آمده از قلم کردگار

نظم ثریا چو دید در دہنش چشم من — نثر چو پروین نمود خوش در رآبدار

مثنوی لعل او شکر گوہر فشان — مصرعہ ہر لعل او گنج در بے شمار

خندہ کند گر چو برق نظم رباعی یار — دیدہ گردون کند نثر (پراگندہ کردن ۱۲) دموع (اشکہا ۱۲) ابردار

غزل غزل مے کنم بہر قدح مدح تو
رسیدن ریسمان
مدح جمال ترا شعر چو شعر آورد
بیت مو
چند بماند تمام بے تو بیت فراق

فرد منم در جہان در روش این شعار
قصد قصیدہ کند طبع صغار و کبار
قطعہ ز وصل خودش زود نمای نگار

ثمرۂ سیزدہم در صنعت حذف الشین است و بصنعت تناسب قلم و کتاب دلنشین است

بلوح ماہ رخت دیدہ ات تحریر
ز بینیت الف و نون ز ابروت جانا
چو عین زلف رقم یافت بر بیاض رخت
خط غبار کہ پیدا نمود عارض تو
مصور ہمہ عالم بخامۂ ایجاد
قلم زمدح جمالت بہ عجز معترف است
خط مسلسلت ای مہ چو پای بند جہات

بکلک صنع نمود است کاتب تقدیر
مگر ز نون دقلم میکند عیان تفسیر
بدین حروف ز خود کرد صانعت تعبیر
ہزار معنی عرفان ہمی کند تقریر
چو تو بصفحۂ عالم نکرد کس تصویر
بہ بین کہ داشت دہان دوات از تحریر
ازان بپای تمامی چو خامہ دان زنجیر

ثمرۂ چہاردہم در صنعت حذف الصاد استدلال است و بصنعت تناسب ابرو باران نگاہ کہ ہوا را اشکال

دو چشم بے مہ رویت لسان ابر گریان است
سرشک از دیدہ زارم چو بس بارید طوفان شد
مگر در موسم شبگال چشم ابر در بارش
چو اشک خونی از چشم بشوقت گشت بحر خون
بہنگامی کہ بشنوی خروش رعد در گردون

لب لعلت بحال من لسان برق خندان است
ہزاران کوہ چون جودی ہمین غرقاب طوفان است
بعشقت میکند گریہ بہنداری کہ باران است
ببین کین نیلگون دریا ز عکس بحر مرجان است
چو برق او سوختہ پی تو ازان سوزش با فغان است

زعین غین من جانا بهر عینها جاریست
بخاک کوی تو دایم سرم چون ژاله غلطان است

درِّ اشک می بارد بخاک راهت ای دلبر
نگر چشم امامی را که همچون ابر نیسان است

ثمرهٔ پانزدهم در صنعت حذف الضاد ترتیب یافته و بصنعت تناسب اربعه عناصر ترکیب

آبرو یم خاک کویت باد ای گلنار فام
گرد راهت عنبر مشک است مارا در مشام

آتش هجرت دلم را کرد بریان چون کباب
آب چشمم بین که دارد همچو دریا التطام

اشک من در شوق خود بنگر که گشته آب جوی
هر طرف چون باد می گردم به عشقت صبح و شام

آتش رخسار تو چون جا نموده در دلم
بین بآب دیده ام روی تو دارد ارتسام

بسکه اندر شعلهٔ عشق تو ای جان سوختم
خاک باد و آب را در من نیابی التیام

خاک کویت سرمه دارم در دو چشم اشکبار
از هوای آتشین لعل تو ام در اغتمام

باد پیمای بخاک کوی تو بس گرده ام
بارے اکنون می نشین ای پاک عنصر با امام

ثمرهٔ شانزدهم در صنعت حذف الطا است و بصنعت تناسب مو الید ثلثه بانشو و نما

در مو الید ثلثه کس چو تو نامد حسین
همچو من انسان در دوران نزاده کس حزین

نامدار انا رعلوی هیچ فرزندی پدید
تو امامی در جمال و خوبیت ای مه جبین

امهات سفلی ای جان کس چو تو سرو نزاد
هیچ شکر با نبات لعل تو نامد قرین

گر جماد از لعل روح افزا تو شنود سخن
زنده همچو ناقهٔ صالح بر آید بر زمین

بسکه ای سنگین دلا زارم شبو قت ابر وار
رسته هر جانب نباتات از سرشک من ببین

چون لب لعل تو آمد حشر مار الحیوة
زنده از آب دهانت در رحم گردد جنین

بی تو ای روح مجسم چون جمادم بی روان	بی نبات لعل خود مپسند امامی را چنین

ثمرهٔ هفدهم در صنعت حذف الف است و بصنعت تناسب تیر و کمان صاید مرغ طبع شعرا

تیر مژگان از کمان ابروش لیل و نهار	سوی برجاس دل من می کند جانا گذار
ناوکی از غمزه اش در سینه از بن نشست	شد بآماج دلم روزن چون منخل بیشمار
شست حکم انداز چشم او به تیر عشوه	بس قبقهای دل عشاق خود کرده فگار
بسکه پیکان نگاهش پی به پی در سینه شد	بین که از خون دلم قوس قزح شد آشکار
چون خدنگ غمزه اش دیدم بکشش چشم او	ساختم دل را هدف از بهر تیر آن نگار
از تیراع لعل بار او عطارد در فلک	همچو سوفاری ز حیرت وا دهان و شرمسار
سهم غم مرغ را برد چون چنگال باز	می کند از قبضه اش شاید که وصلش رستگار
حلقهٔ قوس از فراقش گشت تیر قامتم	زان چو حلقه بر درش آرم بیک گوشه قرار
کی کند ترکش امامی گرچه از غم مبتلاست	سهم او ارجیعه تقدیر آمد اهتوار

ثمرهٔ هژدهم در صنعت حذف العین است و بحسن صنعت تناسب علم صرف منظور نظر هر عین

صرف کردم نقد جان و دل براهت ای سمن	گشت چشم مصدر چون بی رخت ای سیم تن
زانضمام ظلمت این مجهول بس مشهور شد	حاضر و غایب همه واقف شد از حال من
گرچه دل مکسور دارم ساکنم در کوی تو	فتح باب وصل تو خواهم ز رب ذو المنن
گنج حسنت کی بمیزان زبان سنجد کسی	بیخ گنج حسن چون داری بیک چاه ذقن
بی تو بیمارم بوصلم کن صحیح ای بی مثال	بی دوائی کشافیه وصل تو دارم بس محن

۱۵

در زمان ماضی وہم حال کس چون تو ندید	کی با ستقبال بیند کس چو تو ای گلبدن
چون مراحم آستان تست کا ہی امر کن	تا کہ پی بھی رقیبان شبنم آنجا یک زمن
چونکہ آن سنگین دلت از مہربانی اجوف است (جائے راحت ۱۲)	وای کین ناقص دلم خواہد ز تو لطفی بطن
مثبت اندر راہ جان بازی بد ور تو امام (میان تہی)	گر منفی مے کنی پس زامتحانش تیغ زن

ثمرہ نوزدہم در صنعت حذف الغین نمودہ است و بصنعت تناسب علم نحو مصباح عقل ہر ہوشیار

آن کلمہ گز لبت آمدہ آمدہ در گوش ما	ہیچ کلامی چو او نیست بما جان فزا
لفظ فصیح از لبت دال بمعنی روح	حرف لب لعل تو دار دلم را دوا
اسم تو از ابتدا رفع بخوبی شدہ	جور مکن کین خبر رفع شود جا بجا
نصب غم تمیز ار کنی فعل تو جز ظلم نیست (جدا کردن ۱۲)	منکہ مضاف تو ام جز بحکم در بلا (نسبت کردہ شدہ ۱۲ — کشیدن ۱۲)
حال دل خویش را از تو چہ معرب کنم (بیان کردہ شدہ ۱۲)	مبنی تصدیق دار قول صحیح مرا
درد تو لا ینصرف آمدہ اندر دلم (غیر انصراف یعنی صرف نمی شود ۱۲)	منصرفش می کند وصل تو اے دلربا
وصف جمال ترا عدل بمہ چون کنم (برابر کردن ۱۲)	معرفت حسن تو منع کند زین ثنا
نحو سن از ہیچ جمع نیست بہ ہم مفردے	زود تو موصول شو تا کہ رود این عنا
گر تو اشارت کنی با تو بگویم امام (غم ۱۲)	در دضمیر فگار تا چہ کشیدہ جفا

ثمرہ بستم در صنعت حذف الفا مقر است و بصنعت تناسب علم منطق متصلہ

تصور مہ رویت بدل چو گشت عیان	نمود از دل من نقش خاص و عام نہان
چو عرض حال نمایم نمی کنی تصدیق	بخاطرت بچہ نوع آورم ز صدق نشان

کسی که از تو بعید و چه جنس غم که ندید ‌ ‌ قریب از تو چه داند که مهمل او زین شان

تو داخلی بدلم گرچه خار جسم از کوت ‌ ‌ مساوی است مرا قرب و بعدت آید او جا

کدام غم که ندارم ز کلی و جزوی ‌ ‌ ملازم است دلم را هزار جور دمان

ز منطق تو بهر کل و جز و روح رسد ‌ ‌ حقیقةً نه مجازاً برآید از لسان

چه موجب است که شهره شدی بسلب کرم ‌ ‌ چه رسم هست که بیحد کنی ستم بجهان

سرم برای سجود تو بر تنم محمول ‌ ‌ پی ثنای تو موضوع شد زبان بدهان

قیاس حال امامی ز رنگ و شکلش کن ‌ ‌ که در قضیهٔ عشقت رخش شده برهان

ثمره بست و یکم در صنعت حذف القاف هویداشت و بصنعت تناسب علم فقه وقایه مسایل فقها

ز خاک کوی تو کردم طهارت ای مه رعنا ‌ ‌ که تا جائز بود سجده بسوی گلرخت ما را

نمودم در تیمم مسیح از خاک درت بر سر ‌ ‌ بلی در دین جانبازان برین حکم آمده فتوی

وضوی من روا نبود بجز ز آب سرشک جان ‌ ‌ ازان دو چشمهٔ جاری ز چشم من شده پیدا

همیشه صایمم جانان من از نظارهٔ خوبان ‌ ‌ پی افطار این روزه لب لعل تو هست احلی

تو ای سیمین بدن هستی بنصاب حسن را مالک ‌ ‌ زکوة آن باین مسکین رخ زیبا رخود بنما

طواف کعبهٔ کویت مرا هر روز فرض آمد ‌ ‌ بحجاج چنین کعبه همین دان مذهب اولی

بدزدی سوی تو دیدن به کیشم محتسب آمد ‌ ‌ چرا مفتی حسن تو بخونم میدهد فتیا

مرا در دعوی جنت به پیش حاکم حسنت ‌ ‌ دو شاهد اشک و رنگم بس پی اثبات این دعوی

بهای یک نگه خواهد رخت جان امامی را ‌ ‌ بصد جا غبن فاحش وان نگاه خود بر دانا

ثمره بست و دوم در صنعت حذف الکاف آشکارا و بصنعت تناسب علم اصول فقه فقائی افزا

در اصول شرع عشاق آمده خطت تمام
سنت چشم تو دایم جان ستانی آمده (صورت و درویش و راه)
در قیاس از هیچ شخص جان نماند در بدن
چند سازم حال خود را بر تو نص ای دلربا (آشکار کردن)
بس خفی میداشتم عشق ترا اندر ضمیر
تو نه پرسیدی حقیقت راز من روزی بلطف
با تو میسازم صریح احوال خود از خصلتت
بر دل سوزند دود آهم استدلال بس
واجب و فرضم عزیمت سوی رامی دنبی نست

مصحف خوبی پی اثبات حسنت در انام
زلف و خالت همبرین اجماع دارد در دوام
نظم دندان تو چون ظاهر شود بر خاص و عام
خود مفسر آمده حالم ز روی زرد فام
مجملا آب دو چشم شد مبین ز اغتمام (جمع کرده شده) (غم)
از چه پس افتاده ماندم در مجارت صبح و شام
تا تو از من بایغی بیتو شده خوابم حرام (بیتو بوده)
از تو سوی خود اشارت میشمارم ز اغتنام (غنیمت داشتن)
مستحب و سنت آمد سجده سویت از امام

ثمره بست سیوم بصنعت حذف الالام رونماو بصنعت تناسب علم فرایض افطانت سهم رب

شد فروض می مقدر بی رخ تو درد و غم
از پی تکفین این مرده تنم خاک رهت
تا بکی محجوب میداری ز چشم خویش را
بس روش از سنگ هجرت گر سر دارد نصیب
هیچ فردی از فریقی نیست چون من دردناک
خارج از تقسیم شفقت کرده مارا چنان
گر بکویش می نمی پامی کند روت چو ضد

[illegible]

مستحق این سهم بودم قدر ضیفنا زین رقم (حصه)
می کنم تبذیر بی تقتیر بر خود ای صنم (کم کردن)
بعد از این محرومم از رویت مدارای خوش شیم
در تباین چند کوشی کن توافق از کرم (مخالفت) (موافقت)
زان نصیب چشم من خون پاشی آمد چون بقسم
گوهر لطفت سهام غیر و سهم من بکم
قسمت تو ای امام ارید و فطرت شد نقم

ثمره بست و چهارم در صنعت حذف المیم است و بصنعت تناسب علم معنی و بیان و فصاحت و بلاغت عظیم

ہر فصیح از وصف حسن تو شدہ کلّ اللسان ہر بلیغی کے تو اند از عذار تو بیان

در ہیتنا فر چند کوشی از غرابت اے غزال این خلاف استاز قیاس لطفہای جان جہان
(از یکدیگر تحقیق مردن و یعنی نفرت ۱۲)

ضعف تالیف تو بے تعقید ہر جا ظاہر است کثرۂ تکرار ہجر تو زیاران شد عیان
(تنگ بستن و گرہ آوردن ۱۲)

چون زکس تعبیر حال خود کند این دردناک اقتضائے عقل نبود کشف حال وراز جان

چون کند از فصلت این بی وصل ایجاز سخن زانکہ در اطناب ہجرت دیدہ ام جور دزیان

زابتدائے ہجر تو دارد طلب قصر فراق از تو انکار اقتضائے حال نبود ای ردان

نیست شبہ وجہ تو خورشید و بدر اندر فلک نیز تشبیہی ندارد از رخت حور جنان

استعارہ از رخت باید کند در حسن حور تاکہ از روے کنایت وصف او گوید زبان

چون کہ از تحسین آن حسن بدیعت ای نحیف زانکہ سجع و صنف تو ترصیع نشو و زانس و جان

ثمرۂ بست و پنجم در صنعت حذف النون و بصنعت تناسب علم کلام رسوخ افزاے عقائد اہل فنون

آرزو دارم کہ گاہے با تو باشم ہم کلام تا ز تو شرح عقاید گویم از خود بالتمام

پیش اہل حق چو اشیا را حقیقت ثابت است پس چرا پیشی تو آمد حقیقت خاص و عام

گر تو میداری حواس سالم اسباب علم حال ما از روے زر دم درک فرما ای ہمام

ما حواس خمسۂ خود در فدایت کردہ ایم بس بود علم جمال و خوبیت ما را مدام

شمع ما صوت تو خواہد لمس روئے تو بصر شم ما روح تو جوید ذوق سم زاہمت طعام
(سودن ۱۲)

خالق افعال مردم کی دہد وصلت مرا ہجر تو مشکل عذاب القبر دارم در دوام

وصل تو دار السلام و فصل تو نار جحیم کی خلود دوزخ آید مسلمی را در کلام
(بہشت ۱۲) (جاوید ماندن ۱۲)

گرچہ وعدہ با وعید آری بحال خستہ اش ہست معراج اما می سوے کویت صبح و شام

ثمره بست و ششم در صنعت حذف الواو آشکار است و بصنعت تناسب مناظره دلیل مذاکره علماء

زمن مناظره کرد آن نگار بی تقریب
مجادله ز تنازع برای الزامم
سعر شک دیده من کان دلیل عقلی است
دلیل نقلی حال گذشته مارا
هزار مبحث در وجگر بیان کردم
پی معارضه قایم کند دلیل خلاف
اگرچه رنگ زخم کرد مطلعم تفسیر

که بر قضیه عشقم دلیل کن ترتیب
زبس مکابره کرد آن غزال من تقضیب
بیک نگاه غضب منع کرد از تحنیب
بنفی صحبت نسبت همیکند تکذیب
نداد هیچ زهمه قسم نتیجه تغلیب
بنقص حجت من میکند مر التعذیب
طریق بحث امامی چسان کند تهذیب

ثمره بست و هفتم در صنعت حذف الها نمودار است و بصنعت تناسب علم حساب بالیه اختصار فضل بیشمار

شمار حسن تو آمد فزون ز حصر و حساب
کدام دل کی نکردی به تیغ غم تنصیف
مرا ز خویش تو تفریق میکنی صدبار
بدور حسن تو چون قسمتم الم آمد
تباین تو عیان و توافق تو عدم
تو واحدی بجمال ای نگار من بدو کون
به پنج وقت دعائی تو گشت ورد امام

غمم مضاعف از آن ان کی ورم بکتاب
کدام جمع که احصا نکرد از تو عتاب
بضرب تیغ خلاصم کاز درد و عذاب
چه سود گر کنم از بس گسور چشم پر آب
از آن ز آتش بعدت دلم شمر چو کباب
چو تو بسبع اقالیم گو تیغ حجاب
بیکدمی تو نکردی از و بلطف خطاب

ثمره بست و هشتم در صنعت حذف اللام است و بصنعت علم هیئت عقل فزا

خطوط نقطه دیده زشوق حسن نگار — چه مستقیم کشیدم بسوی سطح عذار

تمام عالم جسمی که یک کره آمد — نزد چه گوی بچوگان زلف مه رخسار

قدم ز درد فراقت چنان معوج شد — که مستدیر نماید بدیده نظار

دو قوس گشت تیغت تن معوج من — زتار زلف سیاهت بروبه او تار

چو منفرج زنگاهت بزاویه خویشم — ببین بهیئت جسمم کنون سرور هزار

چو تو بروی زمینے بکر دا دنه چرخ — بشوق مهر رخ تو همیشه دوّار

چو مشتری نگاه تو گشت چرخ کبود — نجوم چرخ ثوابت شمار چون دینار

چو خط آه من آرد عروج سوی فلک — کند تقاطع مرئے زخط نصف نهار

بخاک کوی تو دارد آتام مرکز خود — مها ز روی کرم سیر (دیده شده) کن بدیده زار

جمع ثمره کیهان ۱۲

ثمره بست و نهم در صنعت حذف الهمزه است و بصنعت تناسب علم قافیه هویدا محبوب شعرا ۱۲

تا نمودی در دلم تاسیس عشق خود پدید — در ضمیر نایرم درد تو پیدا شد مرید

خواهشی دارم که در مجلست باشم دخیل — چند میداری خروج من زکوی خود حمید

چون سرشکم پی تو دار دروف مطلق بر زمین — هر طرف داده روے چشم من بهر حدید

دل بقید زلف خود کردی مقید مه رخا — وصل فرما بس ز تو مانده ردیف تو بعید

رس عشق تو مرا کرد ز خاک کوت حذو — می کند توجیه حال من سرشک پی عدید

بهر گشت تو بدل ناهبری نمودم هر طرف — زانکه در ملک دلم حکم نفاذ تو رسید

کے بدل حاصل شود ما را ز رویت شبع — شایگان چون گنج حسنت یافته چشم عمید

ثمره سی ام متضمن صنعت حذف الیا و بصنعت تناسب علم عروض ست و نیز ان طبع موشح باسم نواب داؤد خان

بر کرده خنده

نهادم در عروض دل ز دهر فاصله صد غم
وصالش تا شود حاصل نمودم بس سبب مجموع
اگر آن ماه وافر حسن از زحزم برون آرد
میسر خون غرقابم بعشق نظم دندانش
دلم از سوز عشق او مضارع گشت از اخگر
هم ردیف هم قافیه یکجا بیایند ۱۲
از او چشمم رمل بارد بر دل از درد هجر او
و فور جور تو مجنون بقتلم گرد امانت
دل من مقتضب گشت از حسام غمزه ات جانا
خرابم کرد چون محنت نمود از درگهت هجرم
اگرچه از تو مقصورم تقارب آرزو دارم
نه در قصر مدس کس چو تو به چشم تدارک کرد

ز آب اشک موزونم روان شد بحر در عالم
کو وصل او برون آرد و بد کاندر دلست از هم
بو صفح او منسرح آرم برون از صد هزاران غم
کنارهٔ پیشانی
عجب کامل قمر کاید بشوقش پشت گردون خم
سر شک من مشاکل شد ز حوض کوه و زمزم
نگردد منشرح هر سوز اشکم نهر بارد دم
مذال از لطف کن دامان بحال عاشق ابکم
مسبع کن ز سهم چشم کان باشد مرا مرهم
بگو تا چند مکعوف از درت مانم ز غم منضم
کنون پسند مقبوضم بدست درد و غم هر دم
ز زلف ابترت دارد بپای جان امام ادهم

نمونۂ دیگر در صنعت مجمع الحروف است و نما و بصنعت تناسب معما عقده گشا موشح باسم حمید خان

حدوث عشق چون دل کرد تحصیل
مرادف بی تو در دل بس بلاهاست
یکم دیده چو کردم بر تو تلمیح
دلم بی تو ز غم ترکیب دارد
خرد از من نمود اسقاط و تخلیص
دور کردن ۱۲
الم دارد ز من تنصیص و تخصیص
جدا کردن ۱۲

ز قیسم داد در احراض تکمیل
نام مجنون ۱۲
لاغری و بیماری
ز وصل این امر صعیم کن تو تسهیل
آسان کردن ۱۲
در رکن انتقادار بهر تکلیل
چیدن ۱۲
دمی کن درد دلم از لطف تحلیل
جنون هر عقل ظاهر کرده تذییل
ز راحت کن بوصل خویش تبدیل

نگر دردی که در قلب امام است | باسلوب رقم ناید بتفصیل

شعبهٔ دوم بهشت و یک ثمر مثمر آمده و هر ثمرش برنگی هر دیگر ثمرهٔ اول بصنعت اقتباس[۱]

انما الاعمال بالنیات گفته مصطفی | زان نمودم در رهت از صدق نیست جان فدا

مومن آن باشد که اخ را دوست دارد همچو خود | هر کسی زان چو خود خواهم بعشقت مبتلا

صوم چون جنة من النار آمده اندر خبر | از نگاه غیر تو صوم است زان چشم مرا

چون وضو گردد بر وضو نور علی نور آمده | از سرشک خود وضوها میکنم صبح و مسا

قال علیه السلام الوضوء علی الوضوء نور علی نور

شطر ایمان چون طهور آمد بقول مصطفی | زان تیمم میکنم در رهگذرت از خاک پا

چون صلوة آمد عماد الدین و ترکش هدم دین | از صلوة العشق سویت سجدها کردم ادا

چون تصدق میکنم رد بلا از روی شرع | زان اما می شد تصدق بر تو از روی وفا

قال علیه السلام لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه ۱۲

قال علیه السلام الصلوة عماد الدین [illegible] ۱۲

قال علیه السلام الصدقة ترد البلاء ۱۲

ثمرهٔ دوم در صنعت تلمیح[۲]

همچو مجنون با سگ کویت تملق میکنم | حلقهٔ زنجیر زلفت را تطوق میکنم

در قصص چون احسن آید قصهٔ یوسف ازان | بر رخت ای یوسف ثانی تعشق میکنم

[۱] مفهوم لغوی اقتباس روشنی گرفتن است از آتش وغیر آن و نزد اهل بلاغت عبارت از انست که شاعری یا منشی چیزی از قرآن یا حدیث یا از مسئله دران درج کند بهمان عبارت یا بمفهوم آن یا بعض بهمان عبارت و بعض بمفهوم و مفهوم ترکیب قرآن یا حدیث بر وصف قرآنی و حدیث معتبر نباشد ۱۲

[۲] مفهوم لغوی تلمیح بچشم از دور نمودنست و باصطلاح عبارت از انست که متکلم از شاعری یا منشی در کلام اشاره نماید بکلمه یا آیهٔ قرآن یا بحدیثی یا بمثله از علمی یا بمثل یا بقصه یا بمثل که اشتهار داشته باشد و درین غزل بهفت قصه در هر بیتی بقصه تلمیح فرعی گشته ۱۲

تا رخ زیبای تو مانند عذرا دیده ام ... همچو وامق دررهٔ عشقت تطرق میکنم
تا تو از چشم شدی غایب من از بی طلعتے ... چون زلیخا دیده خود را تصدق میکنم
چون لب شیرین تو آمد تمام اندر نظر ... همچو فرهاد از که غمها معلق می کنم
چون دل از شوق دهن نهر تو کردم بس سفر ... چون گریبان از غمت سینه تحرق میکنم
آن امامم کز سرشک آورده ام طوفان نوح ... بس که در یاد تو گریه از تشوق می کنم

ثمرهٔ سیوم در صنعت تضمین[۱۵]

براه عشق جز مستی نباشد رهبر دلها ... الا یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها
از ان فرهاد بیچاره بسر زد تیشه آخر ... که عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلها
بیا از راه چشم من بقصر دل نما منزل ... که سالک بیخبر نبود از راه و رسم منزلها
بوصلت کی شود دستم مرا جانا چو هر ساعت ... جرس فریاد میدارد که بر بندید محملها
بدریای غم عشقت شکسته کشتی وصلم ... کجا دانند حال ما سبکساران ساحلها
بعشق تو مرا بدنام کردند اشک و رنگ من ... نهان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلها
امامی جان بده آن دم که بینی آن رخ رعنا ... متی ما تلق من تهوی دع الدنیا و اهملها

ثمرهٔ چهارم در صنعت تجنیس[۱۶] تام

۱۵ مفهوم لغوی اندرون در آوردن چیزیست و باصطلاح اہل صنایع عبارت از انست که شاعری بیتی یا مصرعی از غیری در نظم خود درج کند بر وجهیکه متضمن مشتمل باشد بر لطیفه و دقیقه که در متضمن نباشد و تضمین بیتی با اکثر را استعانت گفته اند و تضمین مصرعی یا اقل را ابداع و نوع نامند ۱۲ ۱۶ معنی لغوی تجنیس مانند یکدیگر گردانیدنست و در اصطلاح آنست که ناظم یا منشی دو لفظ را در کلام خود درج نماید که آن دو لفظ متحد باشند یا میان ایشان مناسبتی و مشابهتی باشد (دیکهو صفحه ۲۴)-

از غم عین رخت رنگم شده مانند عین ‖ از دو عینم بر زمین بنگر که جاری گشته عین

در دو چشم من نخواهد ورد جز مهر رخت ‖ زانکه عین از عین چشمم بی رخ تو گشت عین

بار غم تا کی کشم یکبار روی خود نما ‖ مدتی شد تا که بین یار و پیداست بین

حصه سهم من از جبهٔ تقدیر سهم چشم تست ‖ نخل نیکو نامی ام نامی شده از عشقت بسین

در درت ره یافتم امروز بعد از سالها ‖ عین من بادا فدای درگهت ای نور عین

همچو بادم گرد کویت باد سیر صبح و شام ‖ خاک کوی دار تو دارم برای خویش زین

شد روانش تا روان گشتی تو از پیش امام ‖ انس و جان دادند جان در شوق حسن چون تو عین

ثمره پنجم در صنعت تجنیس ناقص [ل]

ای ز خلقت خلق عالم فیض یاب ‖ پس چرا خواهی جنابم از جناب

بسکه در در شوق تو کردم نثار ‖ از جنابت در سر شکم چون حباب

جود جود وصل شو بر عاشقان ‖ جرم جرم فصل کی باشد صواب

چون بقدم درگهت دارم قدم ‖ زانکه حجابت ستاده بر حجاب

شکر کان لعل شکر افشان تو ‖ قدر قدر عشق ما را داد تاب

دل ز بس عود غمت چون عود سوخت ‖ بعد بعدت دیده ام شد چون سحاب

بقیه حاشیه صفحه ۲۳ - در لفظ یا در خط و معنی ایشان مختلف باشند و مراد از لفظین در تعریف تجنیس اعم از انست که مفرد باشند یا مرکب و یا احدهما مفرد باشد و دیگر مرکب و خلاف معنی در جمیع انواع تجنیس شرط است مگر در تجنیس خطی و اقسام مشهوره تجنیس هفت است تام و ناقص و زاید و مرکب و مضارع و لاحق و خطی و بعضی از فصحا دو قسم دیگر اثبات کردند تجنیس مزدوج و تجنیس بالاشاره بنده از اقسام مذکوره چند تا که مطبوع طبع آید اختیار کرده و تجنیس تام ایراد لفظ واحد است بدو معنی ۱۲ [ل] عبارت آنست که دو لفظ در حروف و ترتیب آن متفق باشند و در بعضی از حرکات و سکنات مخالف ۱۲

تو عبد داری ز عبد خویشتن … در آنام تو انام آمد کباب

ثمره ششم در صنعت تجنیس مرکب

دلدار بیا دیار دلدار … سردار نجاک پای سردار

بی دار و سرایمان بصحرا … دریا درخشش بدامم بیدار

هشیار تو هیچکه نباشد … در عشق چو شد دل تو هشیار

گلزار شود پی نگاهش … گر سر بکند دمی بگذار

بیم آدم بین بروی زردم … گر زیک نگهم سوی تو بیمار

بار آرز غمزه بهر صیدم … مپسند مرا تو خوار بازار

پی راز که هیشود رفیقش … گرد و از آنام راز پی راز

ثمره هفتم در صنعت اشتقاق

چون خمیر چشم مخمورت زخمر است ای نگار … در خمر ظاهر خمار چشم تو دارد خمار

همچو مجنون در جنون اندالنس و جان از بیخودی … تا و زیده زروح راح روح بخشست در دیار

۱ عبارت از آنست که میان دو لفظ تجنیس باشد واحد همام کب بود از دو کلمه و دیگری مفرد و دریجا بنده رعایت تجنیس تام کرده ۱۲ ۲ بمعنی هم لغوی از یکدیگر شگافتن است و در اصطلاح آنست که در کلام دو کلمه یا بیشتر مذکور گردد که میان ایشان موافقتی در لفظ و معنی یافته شود و اگر دو کلمه مذکور کردند که در مجموع حروف ایشان یا بیشتر موافقت باشد و در میان معنی مطلق موافقت نباشد اشتقاق گویند درین محل هر دو مرعی گشته ۱۲

ازره منت مرا ممنون نمودی از لبت — شکر کز لعلت شکر بر شاکران شد آشکار

چون لب شهر تو بر سوائی شدم شهر مرا — اندرین دار فنا و راز دیار خود مدار

مفت در بازی ربودی نقد روح وراحتم — ای قمر ردی مقامر چند بازی این قمار

پیش وجه تو وجوه ورد بس کردم بیان — هیچ یک منظور انظارت نشد ای مه عذار

تا امام نظم دندان ترا منظوم دید — بس در منثور اشکش شد براه تو نثار

پراگنده ۱۲

ثمره هشتم در صنعت قلب مجنح[۱]

رب من سر وقدت را داده مه رویتو بر — رخ مرا بنما و جان من نیک غمزه بخر

رف ماه عارضت پی نور سازد مهر را — مهر و مه از پرتو نور رخت دارند فر

رخشنده ۱۲ — اندکی بچو کہ باشد

رس ر زدم هچکه پیدا نکردی ای صنم — گر چه از روزی ازل کردم قدا بهر تو سر

آگاه شدن ۱۲

رگ به تن گشته چون تار طنبور ای نگار — از امید آنکه بر چنگت کشی گاهی کمر

زر لعشقت گرچه ور دل بس نهفتم ای سمن — آشکارا کرد راز من رخ زرد چو زر

درد ۱۲

رش آب چشم دارم از غم تو روز و شب — بس که در عشقت کشیدم از رقیبان تو شر

آب زدن و اندک باریدن ۱۲

ر دانامی را زگو بیت چند سازی مه رخا — از خدا می ترس و کاهی ره بده ویرا بدر

ثمره نهم در صنعت قطع الحروف[۲]

[۱] مفهوم لغوی قلب را گردانیدن است و درین عرف عبارت از انست که کلمه یا کلامی مذکور گردد که بمجرد اعتباری و تغیری که در وی نموده شود بتقدیم و تاخیر حروف بعینه همان کلمه یا کلام گردد یا کلمه یا کلامی مذکور شود که اگر معکوس گردد بعینه همان کلمه یا کلام شود و حروف مشدد را درین باب مخفف شمارند و کلمه و کلامی که درو این صنعت باشد آنرا مقلوب گویند و این صنعت که چهار قسم باشد قلب مستوی و قلب کل و قلب بعض و قلب مجنح عبارت از انست که کلمه در اول مصرعی بعد قلب مجموع وی در آخر ان مصرعی یا همان بیت ایراد نموده شود ۱۲ [۲] صنعت قطع الحروف کلامی را گویند که حروف او منفصل نویسند ۱۲

درددردل دارم ای داروی دردم ده دوا — زازروی داردت آن درددل دارم روا
زارودُررا آرزو وارداری اسے روح وروان — دروزرددرروی زاروزردآوردم روا
آزرا سے آل آدم دورداری از درون — آزارم راآرزوداری آزان ره درد را
آزادان وزدآن زرردان دار دل — راه دادن دزدرا درد دارد ورارددرک را
داورسے داردل ارآرزو داری زوّد (نسخه) — دع ورا سے ربّ دوروذات اوآری ادا

ثمرهٔ دہم در صنعت وصل الحرفین[51]

چوجوئے خاطرمن کہ مہ ما — نہ ماند غم برمن باتو برجا
کہ گوید باتو حالم پے تو چونم — تو یک ساعت سرمن نہ برپا
توگوئی پی تو من ناخویش چونم — چہ جویم بی تو من جاناتو فرما
چوگویم کہ پامی نہ تو برسر — تو میگوئی چہ حاجت باکہ لالا
سرشک من پی تو شد چوجوئے — ترحم کن تو کہ برمن کل سا

ثمرہ یازدہم در صنعت اتصال الحروف[52]

بعشق تو تنم موشد بیا جانا نظر فرما — نشانہ جستہ وجومی کن کہ نایابی تو شخص ما
عشایم گر تو میجوئی بزلف خویش میجو — بجز باگل نے یا بد کسی بلبل بہریک جا
بہ چشم عشیمہ شد ظاہر سرشکم پے مہ حسنت — بہجر خویش غرقابم بیا یک ساعتم بنما

[51] صنعت وصل الحرفین کلامی را گویند کہ شاعر یا منشی کلامی آرد کہ در نوشتن آن درمیان دو حرف وصل شود ۱۲

[52] صنعت اتصال الحروف عبارت ازانست کہ ناظمی یا منشی کلامی آرد کہ حروف آرا پیوستہ نویسد خواہ دو حرف باشند خواہ سہ حرف یا زیادہ ۲

چو چشمت تیر مژگانت کشاید جانب عاشق
بگوید عاشق خسته که صد تیر چنین بگشا

فغانم تا فلک پرّان با چو بسمل بگریستم پے تو
بلطف خویشتن بکشا بما گاہے لب گویا

شکر سکم مطرشا ہا که طبیعت جنگ باشد
پی ہر صید میکوشی چو جانا حالت گرما

چه بس کرم العشق تو که برقم گر کنی خانه
بمانم سالہا ساکن بشوقت موسم سرما

ثمرۂ دوازدہم در صنعت اجتماع قطع الحروف و اتصال الحروف[1]

رخ او داد روزی در دل را
که سویش چشم من سید بیکجا

دوائے درد دل دارم رخ او
بگو گاہی تو خد خویش بنما

زداد او زرو دردارم ارزان
بو جسم جمع بین ہر ایک مہیا

زروئے دورے ذات دل آرام
حشائم شد بقید بس بلا ہا

روان و روح دارم در رہ او
که تا شاید به بیند جانب ما

ثمرۂ سیزدہم در صنعت غیر منقوط[2]

دل ما را الم داده دل آرام
حمام روح ما را گرده دروام

اگر درد مرا آگاه گردد
دہد دار مرا داروے اکرام

که گردد عالم احوال صدرم
که صدرم گرد آہو آور درام

سرم دارد ہمه سودا ر دلدا[را]
وصال او مرا ور دل دہد کام

[1] این صنعت عبارتست وا زانکه ناظمی شعری ایزاد نماید که یک مصرع بصنعت قطع الحروف باشد و مصرع دوم بصنعت اتصال الحروف ۱۲ [2] صنعت غیر منقوط عبارت ازانست که متکلم کلامی ایزاد نماید که تمامے حروف آن منقوط نبود ۱۲

دل ما را مسلسل کرد کاکل
ا ا مام ارا و مراد در کو دهد راه

سرم را داد ما هم درد و آلام
مراد دل دهد ما را دلارام

ثمرهٔ چهاردهم در صنعت منقوط[1]

به پیش جنبش ببین پیش تجنبب
ز فیضت بخشش نشینی به پیشش
ببین پیشش نقش تیغی بتن
بچین جبین بجیب شفیق
به تیزی چه بینی به نقش تنش

به زیب تنش نیز بین نقش تقیب
بتنقیش شفقت نشین نی بنقیب
بجنبش ببین تیز پیش جفت تنقیب
ببین نقش نزینت بتشغیب
ز جیش غضب پیش بینی تجیب

ثمرهٔ پانزدهم در صنعت رقطا[2]

جان من آن رخ زباید با بدان
می ستاند شوق آن از من کنون
افعی آن مشک بو زلف خفاف
من کیم شرق و غرب ای سیم بر
مثل بلبل جای انگ باغ من

منطق آن سیم بر جوید ز من
عقل قلب من ازان جبر قدرن
می ستاند جان ازان خشد شکن
بسته شدم چون من ازان مشک ختن
میکند شاید قدرت سیر چمن

[1] این صنعت عبارت ازانست که متکلم کلامی ایراد نماید که تمامی حروف آن منقوط باشد ۱۲

[2] عبارت از کلامیست که از حروف کلمات او یکے منقوط بود دیکے بلا نقط ۱۲

ثمرہ شانزدہم در صنعت خیفا [51]

زتفتیش روحم بہ تیغش ہمام — غضب کرد تن داد پیش حمام

ببخشش در آمد پی دل برین — مراز نیش داد تغضیض عام

بشمش سوز شفقت مرا پیش کرد — بتن حاسد زشت رابین صدام

شب کامل زینت مہ ستنے — مرا پیش آمد بتد ففف دام

بشب مہ ببیت آمدہ زیب دہ — جبین دلارام پیش امام

ثمرہ ہفدہم در صنعت ترصیع [52]

ای جہان راشنای روے تو کار — وی زمانہ زجفای خوے تو کار

خواب من شد برویت اے دلدار — تاب تن شد بمویت اے گلنار

در حشایم رسید درد ہزار — سر بپایم کشید بر دنگار

[51] در اصل لغۃ اسمی راگویند کہ یک چشم او سیاہ بود ویکے کبود ودرین عرف عبارت ازانست کہ متکلم کلامی ایراد نماید کہ از کلمات آن حروف یک کلمہ منقوط باشد دیگی غیر منقوط بترتیب تا آخر ۱۲

[52] مفہوم لغوی بترتیب نشاندن جواہر است ودرین اصطلاح عبارت ازانست کہ مجموع یا اکثر الفاظ مذکورہ احد القرینتین یا اخو المصرعین مثل الفاظ ماتقابل باشد در وزن وقافیہ ومراد وزن اینجا موافقت عدد حروف متحرکہ وساکنہ است خواہ کہ موافقت در جمیع حرکات باشد چنانچہ کثیر وحقیر یا نباشد چنانچہ سردار وبسیار وہشیار ومراد بمقافلۃ نقفضیہ موافقت حروف وحرکتے چند است از آخر کلمہ کہ در آخر شعر باشد آنرا قافیہ گویند وکلامے کہ مشتمل برین صنعت باشد آنرا مرصع گویند ۱۲

کس بدورت ندید وصل و قرار　　بس بجورت رسید فصل و قرار
بی وصالت قلم نگر خون وار　　بی جمالت کلم شمر خونخوار

ثمرهٔ هیژدهم در صنعت طباق ایجابی[۱۵]

بر رخ زردم سرشک سرخ فام　　میکند تفسیر درد از خاص و عام
وصل فرما تا تکی بینم ز فصل　　دیده گریان سینه بریان صبح و شام
روز و شب جز غم ندارم بی رخت　　در خلا و در ملا جانا مدام
در زمین و آسمان رسوا شدم　　بی توان من شده سراپا ننگ و نام
آرزویم نیست از دنیا و دین　　جز وصالت در میان ماه و عام
جان و تن در راه تو کردم فدا　　تو نگشتی ای رمنده گاه رام
باد آهم خاک جسم من ربود　　آتش عشق آبرو برداز امام

ثمرهٔ نوزدهم در صنعت طباق سلبی بطرز نفی فعل و اثبات

۱۵ صنعت مطابقت و این را طباق و تضاد و تطبیق و تکافو نیز گفته اند و این صنعت عبارت از آنست که در کلام جمع نموده شود میان دو لفظ مفرد یا مرکب معنی ایشان متضاد باشند یعنی بینهما تقابل و منافات فی الجملہ باشد خواه تقابل حقیقی خواه اعتباری و این صنعت در کلام عرب بر دو نوع است طباق ایجابی و طباق سلبی قسم اول آنست که در هیچ یک از آن دو لفظ ادات سلب نباشد قسم دویم یعنی طباق سلبی ذات که دو فعل مشتق از مصدر واحد باشند احدهما مثبت باشد دیگی منفی یا احدهما امر باشد و دیگر نهی و علی هذا القیاس و فارسی اعتبار می توان کرد ۱۲

هیچ چشمی همچو چشم بی تو زاری هست نیست
هیچ شخصی چون تنم بی تو نزاری هست نیست

بهر قتل عاشقان چشمت چو تیغت نیست هست
چون لب لعل تو گویا هیچ یاری هست نیست

عاشقان گریان و نالان همچو من کس نیست هست
دلبر خندان نازدان چو تو یاری هست نیست

هر مکانت همچو جنت ای دلارا نیست هست
چون دلم بهر سکونت هیچ داری هست نیست

مرغ جان عاشقان بهر تو صیدی نیست هست
چشم صیاد ترا چون من شکاری هست نیست

هر کسی از درد و غمت چون من پریشان نیست هست
هیچکس چون من بعشقت بیقراری هست نیست

جان بتو دادن امامی را تمنا نیست هست
غیر قتل عاشقانت هیچکاری هست نیست

ثمره بستم در صنعت طباق سلبی بطرز امر و نهی

هیچ کسی مکن بکن وصف جمال یار من
دل بکسی مده بده در غم آن نگار من

شهد و شکر مخور بخور خون جگر بعشق او
روی قمر مبین ببین چهره گلعذار من

زلف سیه مکش بکش پرده زماه روی خود
روح کسی مبر ببر جان دل فگار من

حرف ز کس مگو بگو یکدو سخن بگوش من
نزد کسی مرو برو ماه رخا بدار من

تیر بزه منه بنه بهر شکار جان من
تیغ بکس مزن بزن بر بدن نزار من

دل به تنم مجو بجو در خم زلف خویشتن
پیش کسی میا بیا در دل بیقرار من

عنبر و گل مبو ببو کاکل خود امام وار
دور ز من مرو برو پیش دو چشم زار من

ثمره بست و یکم در صنعت تردید [1]

[1] صنعت تردید عبارت است از آنکه متکلم کلمه را در مصرعه یا فقره متعلق گرداند بمعنی بعد از ان همان کلمه را متصل کلمه اول ذکر نموده متعلق گرداند با بعد آن بمعنی آخر ۱۲

زلف تو مشکناب و رخ تو قمر قمر ناید به پیش روی تو اندر نظر نظر

بر هر چه میکنم نگرم مه رخت رخت مهری که هست لعل تو در روی شکر شکر

شیرین ازو ندیده کسی در دهان دهان داری ز ذره کمتر و درج درر درر

رو شش ترا درآری شقف فلک فلک در پیش در که تو ندارد قدر قدر

دارد کسی که داده بعشقت روان روان کردم پی نثار تو از تن بدر بدر

بار از کوی خویش نگه یک زمان زمان سوی عدم ز آه من آرد سفر سفر

کرده بسوی یار امامی دلم دلم شاید دهد شتاب به این بیخبر خبر

ثمرهٔ بست و دوم در صنعت عکس[1]

در چمن پیش من بلبل نیاید آن سمن آن سمن را عار می آید که آید در چمن

یک زمن بر من نرفته بی فغان از هجر او هجر او کس را ندارد بی فغان در یک زمن

کوه کن بد جانفشان از عشق شیرین در جهان در جهان شیرین ندیده جانفشان چون کوهکن

زان رسن کان دلبر بادار در زلف خویشتن خویشتن پابند هستم در میان آن رسن

آن دهن دارد ز تو نور ستمهای آبدار آبدار چشمهٔ ماء الحیوة آن دهن

درد من پایان ندارد از فراق آن نگار آن نگار شوخ که آگه نشد از درد من

[1] صنعت عکس را تبدیل نیز گویند معنی لغوی وی برگردانیدنست و در عرف عبارت از انست که در نظم یا در نثر دو کلمه بر تلو یکدیگر مذکور گردند یا بفاصله کلمهٔ واحد و یا زاعاده نموده شوند بتقدیم موخر و تاخیر مقدم و این بر پنج نوع می باشد از ان جمله فقیر این دو طرز دلپسند اختیار کرده ۱۲

سیم تن کردہ رخم از درد ہمچون زنگ زر | رنگ زر ہم اے امامی درد گرد آن سیم تن

ثمرہ بست و سیم در صنعت عکس لطرز دوم

بردز من لنگار من جان و دل فگار من
داد الم چو یار من رفعت شعور من ز دل
گو کہ کند شکار من باز لگاہ و غمزہ اش
دیدہ اشکبار من بی رخ او چو دجلہ شد
رفت ز دل قرار من در غم آن سیم تن
درد شدہ شعار من بی رخ آن گلبدن
در غم گلعذار من جان امام شد ز تن

جان و دل فگار من بردز من لنگار من
رفعت شعور من ز دل داد الم چو یار من
باز لگاہ و غمزہ اش گو کہ کند شکار من
بی رخ او چو دجلہ شد دیدہ اشکبار من
در غم آن سیم تن رفت ز دل قرار من
بی رخ آن گلبدن درد شدہ شعار من
جان امام شد ز تن در غم گلعذار من

ثمرہ بست و چہارم در صنعت سجع مکرر[۱] در ہر بیت

ہر کہ صالح ہست نبود جز کہ با اخیار یار
از شعار کفر بیرون آ کہ یابی خلد را
عاشق سوزندہ را جز کوی جانان جا نیست

در خلا و در ملا اش نیست جز اذکار کار
ہست رہ را بعشق آن رشتہ زنار نار
عندلیبی نہ بینی جز کہ در گلزار زار

[۱] در لغت سجع آواز را گویند کہ دروے ترنمی باشد بر یک آہنگ مثلاً آواز قمری وغیرہ و در اصطلاح این طائفہ بعض گفتہ اند کہ سجع عبارت از نفس کلمہ آخیرہ از فقرہ است با عتبار آنکہ موافق کلمۂ آخر فقرہ دیگر است و بعضے دیگر گفتند کہ سجع عبارت از توافق کلمہائے اواخر فقر یعنی سجع عبارت از انست کہ در نظم یا در اواخر ہر فقرہ از نثر الفاظی کہ ایراد نمودہ شود کہ متفق باشد در وزن فقط یا حرف روی لفظ یا در ہر دو بنا برین سجع سہ قسم است اول را سجع متوازن و موازن گفتہ اند و ثانی را سجع مطرف و ثالث را مکرر عبارت از انست کہ جزو آخر کلمہ را مکرر آرند بمعنی دیگر ۱۲

+

چند در زهد ریائی باشی از ارشاد شاد
بهر جانان باش در هر کوچه و بازار زار

عاشق صادق نباشد هیچکه محتاج تاج
گرچه از افلاس نبود بر سر از دستار تار

سالکان راه حق را مرتبه بس عالیست
کی ملایک ره برد که شان بود هر بار بار

چند خواهی افتخار این جهان ای مرد دین
زانکه در باغ جنان باشد خود این افخار خار

قائم و قندر بود کز فرش عاشق در فراق
نزد او زان هر یکی مو هست بیدلدار دار

صید گسو وقتی که بینی چشم چون بادام دام
جان بزلف دلبر باده مرو را مشمار مار

در طریق حق شناسی خویش را مصروف کن
باش هر و کی ملی را اندرین هنجار جار

میوه باغ کسی را بی اجازت بر مدار
تا ترا نبود در آن عالم خود آن اثمار مار

ای امامی بس کند کردی بر آستر آن
از ره عجز و تضرع خواه از ستار تار

ثمره بست و پنجم در صنعت سجع مکرر در هر مصرعی

وصف شاهان را مکن چون نیستی پامال مال
جز بمدح حسن خوبان وار ای زاشعار عار

در همه اطوار آمد مذهب عشاق شاق
بی که واصل باشد از مسلم نه از کفار فار

دائما مرتاض باش ای طالب راه خدا
کم خور و کم گو و در شب دیدهٔ بیدار دار

مقبلی گر خاکساری ابر نجاند دمے
نخل اقبالش نیارد جز که از اد بار بار

چند میجوئی دلا در زمره اغیار یار
دیده گریان سینه بریان از پی دلدار دار

هست از زهد خنک در دست بس عباد باد
عاشقان را امید هست در حضرت جبار بار

عاشق دیوانه را نبود بجز ابدال دال
گرچه جز نام نگارش نیست از اذکار کار

ای امامی به که سازی صاف از اقبال بال
زانکه عاشق را نباشد بر دل آزاد بار بار

ثمرہ بست و ششم در صنعت سیاقۃ الاعداد[لہ]

صوت و گفتار و خد و ناز دلارا هر چار ۔ برده عیش و فرح و هوش و دل ما هر چار
روح من رفت ز دستم چون نمود آن دلدار ۔ چشم و رفتار و قد و لعل غم افزا هر چار
دارم از گریه بسیار کنون بر رخ زرد ۔ در و یاقوت و زر و لعل مصفا هر چار
زاهد آن توبه شکستند چو بنمود نگار ۔ قرقف و شیشه و جام و ید بیضا هر چار
کرده جان زار پے بردن آن تیر مژه ۔ جن و انس و ملک و حور مهیا هر چار
چون بر آورد نگارم رخ انور ز نقاب ۔ شمع و انجم مه و خورشید اخفا هر چار
کز جمال تو به بینند بمیرند ز شوق ۔ خضر و الیاس و هم ادریس و مسیحا هر چار
زنده کردند بیکدم چون کلامت شنوند ۔ مرده عکس و تصاویر و صنمها هر چار
کفر زلف تو چو دیدند ز دین بر گشتند ۔ عابد و متقی و صوفی و ملا هر چار
بهر قتل همه عالم تو ز مژگان داری ۔ خنجر و تیر و سنان نیز و هیجا هر چار
چو امامی بره عشق تو هر یک دارد ۔ درد و آه و غم و فریاد هویدا هر چار

ثمرہ بست و هفتم در صنعت تفریق[ٹلہ]

نیست سروی چو سرو قامت یار ۔ زانکه سروی که دید در رفتار
نیست مهری چو مهر عارض او ۔ زانکه مهری که دید در شب تار

[لہ] که آنرا تعدید نیز نامند عبارت از انست که متکلم اسمار مفرد را بر سیاق واحد ایراد نماید بو او عطف یا بغیر آن ۱۲

[ٹلہ] عبارت از انست که متکلم دو چیز یا بیشتر که از نوع واحد باشند یا در حکم مشترک بوند میان ایشان تفرقه نماید بوجهی ۱۲

شاخ سنبل چو زلف او نبود زانکه سنبل که دید عنبر بار
عنبرے نیست همچو چشم نگار زانکه عنبر که دید غمزه دار
همچو رنگم زرے بعالم نیست زانکه زر را که دید عاشق زار
هیچ دودے چو دود آهم نیست زانکه دود نمی‌شود بے نار
جو سرشک امام لعل کجاست نیست لعل مذاب در کهسار

ثمرهٔ بست و هشتم در صنعت ملمع[۱]

متی ما جار فی عینی جمالک ایها البیضا بعشق تو شدم شهره میان خلق چون حربا
وفی صدر عینک وجهک مثل شمس بین لیل چسان خورشید النور شد میان نیم شب پیدا
عذارک مثل ورد من فرادیس الجمال هزاران عاشق نالان تو داری بلبل گویا
واسنانک تقیم کاللآلے حین فی درج کواکبهاے رخشان نیست چون آن لولولالا
متی فرقت من بابک دموعی صرن طوفانا هزاران کوه چون جودی شده غرقاب اندر ما
صرفت العمر فی بعدک ومالی طاقة من بعد کنون از روی لطف ای جان وصال خویشتن فرما
وقد اقدمی علی بابک امامی نفسه التاکے که درگاه ترا دارد بسان جنت الماوے

ثمرهٔ بست و نهم در صنعت تجاهل[۲] عارف

[۱] عبارت از انست که در بیت یا در مصرعه یا در نثر سطرے در عبارت پارسی یا در زبان دیگر باشد ۱۲

[۲] مفهوم لغوی این دو لفظ آنست که نادان داشتن دانان و درین عرف شوق کلام [illegible] است باشتاق غیر معلوم یعنی متکلم چیزے را که داند چنان نماید که نمیداند و این بر پنج نوع است اول آنکه بجهت مبالغه مدح بود دوم بجهت تحیر در عشق بود سیوم آنکه بجهت تعریض باشد چهارم آنکه بجهت توبیخ باشد پنجم آنکه بجهت تحقیر باشد همین غزل بطریق مبالغه است ۱۲

سبزه است این بر رخت جانا که گشته آشکار
یا که عکس زلف تو پیدا شده گرد عذار

یا مگر بر عارض زیبا رتست از ناز کی
از نگاه سخت عشاقت نشان نیلدار

یا که در شوق تو از بس دیده می بارند مطر
بهره دفعش سبزه بر لبت نیل هیوزی ببار

یا سیه دامست بهر مرغ جان عاشقان
زان نهادی خالها در وی چون گنجد بشمار

یا بر مرات رخسار تو از روے صفا
عکس خط دیده نظار رستہ سبزه دار

یا که از آه دم سرد ما آمی پی بپلی
چون سنجنجل داغ بر رویت نشسته ای نگار

ثمره سی ام در صنعت رد العجز من الصدر مع التکرار[1]

عار باید که ترا که از اغیار
دلبر آنراز غیر باید عار

مار زلفت گزید بس دلها
همچو جعد تو کس ندیده مار

بار سرو قد تو ماه رخت
سرو قد ماه رخ نماید بار

کار من نیست غیر جان دادن
عاشقانراست جانفشانی کار

یار من در فراق یاد رخت
یاد روی تو در غم بس یار

یار ما را اگرچه بکویت نیست
کی عاشق بود بکویت یار

راز بے تو همیشه چشم انام
چشم او بے چون نباشد زار

[1] مفهوم لغوی باز گردانیدن آخر است و در اصطلاح در نثر عبارت از انست که از دو لفظ مکرر یا متجانس یا ملحق بمتجانس یکی را در اول فقره ایراد نماید و دیگر را در آخر و در نظم عبارت از انست که یکے از دو لفظ مکرر یا متجانس یا ملحق بمتجانس را در آخر بیتی ایراد نمایند و لفظ دیگر را که در مصراع اول یا در حشو وی یا در آخر وی یا در اول مصرع ثانی ذکر کنند اجناس این بسیار است از انجمله چند طرز مطبوع بنده اختیار مع التکرار عبارت از انست که آن لفظ بیک معنی در هر دو جا باشد ۱۲

ثمرهٔ سی و یکم در صنعت رد العجز من مع تجنیس تام[1]

بار غم بس کشیده ام ای یار — با تو این حال گفته ام صد بار
دار حزن و فراق جار هنست — که به بیت وصال ما را دار
تار زلف تو پای بند من است — روز من کرد زلف تو شب تار
بار پیش تو که سنے یابم — دو حصۂ عشق میدهد این بار
چار عنصر ز هم شده مفرق — چون در آمد غمت بتن لاچار
مار با من تو چند خواهی کرد — کاکلت بهر کشتنم بس مار
نار عشقت بسوخت جان ابکام — دارو او دست آن رخ گلنار

ثمرهٔ سی و دوم در صنعت رد العجز[2] علی الصدر[3] مع التکرار

در باغ حسن آمد قدش چو شاخ عرعر — چشمے نگاهش پیدا شده چو عبهر
عبهر کجا تواند دیدن بسوی رویش — چون گرد از نگاهش خیره عیون اختر
اختر ز اشک دارد دامن تر از غم او — تا روز حشر ماند زین اشک دامنش تر

[1] این صنعت عبارت از انست که لفظی در صدر عجز واقع شود مختلف المعنی باشد ۱۲

[2] این صنعت عبارت از انست لفظی که در عجز بیت اول واقع شود و در صدر بیت ثانی بلا فاصله بهمان معنی آورده شود ۱۲

[3] صدر بعرف عروضیان اول رکن مصرع اول را گویند و ابتدا نیز خوانند و عروض رکن آخر مصرع اول را گویند و مطلع رکن اول مصرع آخر را گویند و ضرب رکن آخر مصرع آخر را گویند و باسم عجز معروف است و حشو ارکانی را گویند که مابین اربعه مذکوره واقع شوند ۱۲

تر شد ز خون اشکم نه طیلسان گردون	بنگر شفق که دارد اینک ردا احمر
احمر چو خون اشکم لعل یمن نباشد	برسان در اشکم چشمے ندیده گوهر
گوهر بلعل دارد آن ماه رسته رسته	هرگز نشد مرصع چون آن در بافسر
افسر ز خاک کویت دارد انام بر سر	ز اکلیل پادشاهان لعلش بود چو اخگر

ثمره سی و سیوم در صنعت رد العجز الی العجز[۵۱] مع تجنیس تام

چون بدیدم رخ تو همچون عین	گشته جاری ز دیده ام صد عین
بس که بیمار گشته ام پے تو	بین که رنگ رخم شده چون عین
مست بے خود فتاده ام جانا	زان زمانیکه دیده ام آن عین
دائما در غم تو می باشم	سر نهاده بروز شب بر عین
گرچه عشقت نهفته میدارم	لیک روزی شود ز آهم عین
ابر چشمم نگر که در هجرت	از سرشکم نمود پیدا عین
گر تو جلوه کنی دمے بر من	هست اشکم پی نثارت عین
بر من خسته لطف کن یکروز	چون توئی ای نگار عالی عین
گشته قدا نام در شوقت	از ضعیفی بسان دامن عین

ثمره سی و چهارم در صنعت لزوم مالایلزم[۵۲] لفظی

[۵۱] این صنعت عبارت از آنست لفظی که در عجز بیت اول واقع شود در عجز بیت دوم آورده شود مع اختلاف معنی ۱۲

[۵۲] این صنعت را لزوم مالایلزم والتزام و تضمین و تشدید و اعنات می نامند مفهوم لغوی لزوم (دیکهو صفحه ۱۴۱)

گر از نقاب جلوه دهد آفتاب تو
چون ذره آفتاب نماید بتاب تو

بر آفتاب جامهٔ مشکین کسی ندید
جز آنکه بر عذار خط مشکناب تو

بر آسمان چارم از ان رفت آفتاب
کاندر چهار پرده خزد از حجاب تو

کی تاب آورد ز عتاب تو آفتاب
ترسش چو موم آب شود از عتاب تو

گر آفتاب با تو مخاطب شود دمی
جمله تنش چو گوش شود در خطاب تو

با آفتاب جمع نگردد شب دراز
الا که مهر روی و خط پیچ و تاب تو

ای آفتاب پی تو ایامی چو تار شد
بر جاست گر کشیده شود در نقاب تو

ثمرهٔ سی و پنجم در صنعت لزوم ما لا یلزم حرفی

دلم تو قید نمودی به کاکل چون لام
بکفر زلف ربودی ز زاهدان اسلام

کدام جور که بر من نکرد غمزهٔ تو
هزار بار نمودم ترا ازین اعلام

جمال روی تو هرگز کسی بحفظ ندید
بیداری ۱۲
محال نیست گر آئی بچشم در احلام
خوابها

تمام عمر درین آرزو نمودم صرف
که هیچ گاه به بینم لب ترا به کلام

ز حال خویش اگر شمه آورم بر قسم
بیان عشق نیاید بصد هزار اقلام

دلم ز آتش عشق تو داغ پیدا کرد
از ان که داغ غلامی سزد بروی غلام

(بقیه حاشیه صفحه ۱۴۰) ما لا یلزم آنست که لازم داشتن چیزی که لازم نباشد و درین عرف عبارت از انست که حرفی که قبل از حرف روی در نظم ایراد نموده شود تا آخر کلام آن را لازم دارند هر چند عدم رعایت آن مخل نباشد یا حرفی که قبل از حروف آخر فاصله فقره واقع شود در دیگر فواصل فقره مرعی افتد و ظرفا متاخرین لازم داشتن ذکر کلمه مخصوصه یا بیشتر که عدم رعایت آن مخل نظم نباشد در هر بیتی یا مصرعی این را نیز از صنعت مذکوره داشتند چنانچه لفظ آفتاب درین غزل شده ۱۲

امامی بی تو فتاده بهجر بحر غریق — کنار وصل تو شاید رساندش علام

ثمرهٔ سی و ششم در صنعت رجوع[له]

گفتم آن زلف تو رسته شاخ سنبل بر عذار — نی غلط گفتم که بر گنج جمال تست مار

نیز این هم از خطا گفتم که مهر روی تو — رخ نموده آشکارا از نقاب لیل تار

نی که بل دام سیاه از بهر صید عاشقان — با هزاران حلقه کردی اے دلارا انتشار

عارضت را ماه انور گفتم از بس روشنی — بس خطا کردم که هست آن آفتاب تابدار

نظم دندان ترا گفتم که از در رستهاست — بس غلط گفتم که پروین شد به لعلت آشکار

مبهمے گفتم دهانت را ز بس تنگے ولی — نیست آن جز خط موهوم در لعل ای نگار

غنچه میگوید دهانت را امامی از خطا — نیست آن جز چشمهٔ ماء الحیوة اے گلعذار

ثمرهٔ سی و هفتم در صنعت حسن تعلیل[له]

از نه مهر است از چه معنی از رخ خود آن نگار — عالمی را کرد روشن همچو مهر تابدار

نیست سحر از کاکل شب رنگ آن مه روی من — پس چرا مفتون و واله کرد چون من صد هزار

از نه آمد زلف او زنجیر بهر عاشقان — پس چرا در قید او افتاد جان بے شمار

از نه جعدش آمده دام سیاه حلقه دار — گو چرا دلها بهر حلقه فتاده مرغ وار

له مفهوم لغوی رجوع برگشتن است و درین عرف آنست که متکلم کلامی ایراد نماید و از معنی آن رجوع کنند کلام دیگر که متعاقب وے بود ۱۲ له مفهوم لغوی وے خوب علت آوردنست و درین عرف آنست که متکلم از برائے ادعاء علت مناسبه نماید باعتبار لطیف و آن علت حقیقی وے نباشد ۱۲

ارنه خط مشک است کرده ماه روی دلربا	از چه سعی در مشام خلق گشته مشکبار
ارنه مور است آن خط نو بر رخ آن گلبدن	رسته رسته چون عیان شد گرد شیرین لعل یار
ای امامی نیست از لعل لبش درج درر	پس چرا دارد ز لؤلؤ عقدهای آشکار

ثمره سی و هشتم مبالغه[۱]

ز رویش شب شود چون روز رخشا اینچنین باید	ز مویش روز شب گردد شب تار اینچنین باید
اگر بر عظم صد ساله فتد از مه رخش پرتو	بیک لمحه شود جاندار دلدار اینچنین باید
چو از چهره براندازد نقاب آن مه رخ زیبا	نماند هیچکس هشیار و بیدار اینچنین باید
به قبرستان اگر آرد گذر آواز پای او	بحشر آیند اهل قبر رفتار اینچنین باید
بخوابش از نگاه کس کند مس میشود آگه	مه نازک تن اندر خواب بیدار اینچنین باید
نباید تا ابد هوشش آنکو مست چشمش شد	بلی در نرگس مخمور آشکار اینچنین باید
همه تن گوش میگردم لبش چون در کلام آید	ز لعل ماه شکرخای گفتار اینچنین باید
بعین دل همین بینم بسویش تا نداند کس	بروی آنچنان دلدار ابصار اینچنین باید
بعشق او چنان بارید اشکم کین طوفان شد	بشوق گلعذار از چشم امطار اینچنین باید
بدیده یکدگر داریم گفت و گوی در خود ها	میان عاشق و معشوق اسرار اینچنین باید
چو رنگ روی من او دید آگه شد ز درد دل	امامی در طریق عشق اظهار اینچنین باید

۱ عبارت از انست که متکلم صنعت محموده یا مذمومه را ادعا نماید که از شدت و یا ضعف بحدی رسیده باشد که آن مستبعد نماید یا مستحیل و آن بر سه قسم است تبلیغ و اغراق و غلو قسم اول آنکه مدعاء متکلم ممکن باشد بحسب عقل و عادت قسم دوم آنست که مدعاء متکلم بحسب عقل ممکن باشد و بحسب عادت مستحیل قسم سیوم آنکه مدعاء متکلم بحسب عقل و عادت باشد و درین غزل هر سه قسم بنده مرعی گشته ۱۲

ثمرهٔ سی و نهم در صنعت سوال و جواب[۹۱]

دلم را لعل تو چون کرد خون کرد	قدم را قامتت چون کرد نون کرد
شکم بی تو شد بحر و دران بحر	تنم را عشق تو چون کرد نون کرد
بغیر از وصل تو عیشم زمانه	میان مردمان چون کرد (ماهی ۱۲) هیون کرد
پی ترقیم احوالم عطارد	وجود بحر را چون کرد (خواب ۱۲) نون کرد
قد زیبای تو از روی غیرت	تن شمشاد را چون کرد بون کرد
فروغ ماه رویت در وصالم	شب هجران مرا چون کرد نون کرد
امامی دود آهت روز روشن	رخ مهر فلک چون کرد چون کرد

روز ۱۲ — خیمه ستون ۱۲ — سیاه ۱۲

ثمرهٔ چهلم در صنعت لف و نشر مرتب مع صنعت سوال و جواب[۹۲]

گفتم که چیست قد خد و زلفت ای نگار	گفتا که سرو ماه درخشان و لیل تار

[۹۱] عبارت از انست که شاعر در نظم سوال و جواب گوید و اولی آنست که در سوال مخاطب معین باشد ۱۲

[۹۲] معنی لغوی لف در دیگر پیچیدن است و نشر پراگنده کردن و در عرف اہل بدیع عبارت از انست که متکلم اشیا متعدده را منفصل ذکر نماید در کلام بعد ازان چیزے چند را ذکر کند که ہر ایک متعلق باشد بیکے از متعدد سابق لا علی التعین بجہت اعتماد بر فہم سامع و این صنعت بہ قسمت اولی بر دو قسم است لف و نشر مرتب و لف و نشر غیر مرتب قسم اول لف و نشر مرتب است و این را لف و نشر مستوی الترتیب نیز گویند عبارت از انست که نشر بر ترتیب لف بود یعنی اول از متعدد اخیر ازان اول از متعدد سابق باشد و ثانی ازان ثانی و علی هذا قسم دوم یعنی لف و نشر غیر مرتب که نشر ترتیب لف نباشد ۱۲

گفتم کہ چیست آن لب و دندانت اے صنم	گفتا کہ لعل روشن و دُر ہای آبدار
گفتم کہ چیست آن خط و خال تو بر رخت	گفتا کہ دام و دانہ بر اے چہ تو شکار
گفتم کہ چیست حاجت مژگانت ای قمر	گفتا کمان و تیر پے جانت اے شکار
گفتم کہ چیست آن کف و انگشت دست تو	گفتا کہ بدر پنج ہلال اند ہم کنار
گفتم کہ چیست روی تو در زیر کاکلت	گفتا کہ گنج حسن و جمالست زیر مار
گفتم کہ چیست زر در رخ و اشکت ای امام	گفتا کہ ہست در طبق زر دُر نثار

ثمرہ چہل و یکم در صنعت مقابلہ ایہام[1] تناسب

بدبدارم ز بعدت درد بسیار	بجز قربت دوائی نیست ای یار
بغفلت چند اندر حزن مانم	بوصل خود نشاطم دہ تو یکبار
دہر زاہد ز دست اسلام و تسبیح	چو از زلف تو بیند کفر و زنار
بجانم درد تو بس نیک باشد	بتن صحت بغیر از خود بدانگار
ندیدم از تو اندک لطف ای یار	بعشقت بس کشیدم جور اغیار
بخواب از دیدنت دیوانہ کردیم	بہ بیداری چسان مانیم ہشیار
اما می ہجر تو چون موت داند	بقای تو چیوہ آید باین زار

ثمرہ چہل و دویم در صنعت ایہام تناسب[2]

[1] این صنعت عبارت از انست کہ متکلم در کلام ایراد نماید بدو معنی یا بیشتر کہ میان ایشان تضاد نباشد بعد ازان ایراد نماید بجا تقابل دانچہ ضد ہر واحد از ما تقدم باشد بترتیب ۱۲ [2] عبارت از انست کہ متکلم در کلام لفظی ایراد نماید (دیکھو صفحہ ۴۶)

قسمتم از جبههٔ تقدیر داد از غم سهام — جام امیدم ببعد تو نگشته پر مدام

عرض با تو کرده ام تیر عرض را بارها — بیتو دارم از سحر در هند نالها تا شام

مسکن عشاق نبود منصور چون غیر دار — از شراب عشق می سوز است در بغداد و جام

شهرها آباد ماند دل چو آلی ساعتی — ساعت هجر تو دارم خاص جانا همچو عام

ماه من از روزها خواهم که بینم روی تو — تو لبر از لشکر عشاق داری احتشام

درد من در هیچ وقت آمد حلاوت ای نگار — ما بدیل عفت از عشق تو دارم اعتصام

تا بدل طالع شده مهر رخت ای جان من — شد میان اقتدا عشق تو نامی امام

ثمرهٔ چهل و سیوم در صنعت تقسیم[۵۱]

ز روی و قامت ای ماه انور
چو دیدم زلف و حدت ای دلارا
چو دیدم حاجب و چشم تو جانا
لب و دندان تو در چشم مردم
سرشک و رنگ رخسار اما می

قمر شد در خسوف و سر دلی بر
یکی بدلیل تار و آن دگر خور
یکی بد قوس و دیگر بود عبهر
یکی لعلست و دیگر هست گوهر
یکی یاقوت آمد دیگرے زر

ثمرهٔ چهل و چهارم در صنعت مسمط[۵۲]

(بقیه حاشیه صفحه ۴۵) که او راده معنی باشد و مقصود احدهما بود و قبل از وی یا بعد از وی دو چیز ذکر کند که هر ایک ازان دو معنی مناسب یکے ازان دو چیز مذکور باشد ۱۲ [۵۱] عبارت ازانست که اشیاء متعدده را مذکور کند و از براے هر یکے متعلقی مذکور گرداند بر طریق تعیین و بقید تعیین از لف و نشر ممتاز میگردد ۱۲ [۵۲] مفهوم لغوی مسمط ترتیب در پے هم داشتن است و در عرف اهل این فن عبارتست ازانکه شاعرے نظمی ایزاد کند که در هر سه مصرع یا بیشتر یک قافیه مرعی بود (دیکھو صفحه ۴۷)

در راه تو جان و دل فشانم ‏ ‏ در دیدهٔ خود ترا نشانم
یکروز اگر تو اے روانم ‏ ‏ آئے ز کرم باستانم
صد دفتر درد خود بخوانم

آید بمشام من چو بویت ‏ ‏ یا جاے دہی مرا بکویت
یا پرده کشی دمے ز رویت ‏ ‏ یا نشر کنی تو مشکبویت
زنده شوم ارچه استخوانم

گر بر در تو دمے نشینم ‏ ‏ یا چهره انورت به بینم
هر چند ز زاهدان شبنم ‏ ‏ از ورع بدام گوشه سینم
خاک درت از مژه ستانم

بر حال من ار کنی ترحم ‏ ‏ از لطف دمی کنی تکلم
ما بشنوم از لبت ترنم ‏ ‏ یا میکنی از کرم تبسم
رستم شوم ارچه ناتوانم

اے دلبر من تو خود کجائے ‏ ‏ غافل تو ز حال من چرائی
تا چند تو جور مے نمائی ‏ ‏ صد تیغ تو بر من آزمائے
مژگان تو بس بود سنانم

بس در غم تو جفا کشیدم ‏ ‏ یک روز بجز الم ندیدم
هر سو چو امام بس دویدم ‏ ‏ آخر ز سوار تو بریدم

(بقیه حاشیه صفحه ۴۶) و در مصراع چهارم ما فوق آن تغیر قافیه نموده شود و این را قافیه اصل نظم دارد تا آخر نظم برین طریق سلوک نماید و نظم برین قافیه تمام گرداند و از اقسام این صنعت آنچه مستعمل شعراست مربع و مخمس و مسدس و مثمن است ۱۲

جز نام تو نیست بر زبانم

ثمرهٔ چهل و پنجم در صنعت تلوین ملون بچهار بحر[1]

مفتعلن مفتعلن فاعلن	فاعلاتن فعلاتن فعلن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	فاعلاتن مفاعلن فعلن
اے خط خوشبوی تو مشک خطا	عارض مہ روے تو مہر سما
حلقۂ گیسوی تو طوق گلو	بستۂ ہر موی تو شیر و غا
قوت بد خوے تو حسن رخت	حامی بازوے تو فضل خدا
کاکل نیکوے تو مار سیہ	برزہ ابروے تو تیر جفا
والہ جادوے تو جان امام	عاشق آہوی تو پیر ہدے

ثمرهٔ چهل و ششم در صنعت ضرب المثل[2]

خاکراہ دلبر ما بہتر زکحل الجواہر است	بوی زلف دلبران بہتر ز مشک اذفر است
مار زلف خوبرویان خون دل خواہد غذا	ظاہر اگر زلف مہ رخ موست مغیا اژدر است
بہ ز شہد لعل دلبر نیست قوت عاشقان	لذت لعل دلارا بہ ز شہد و شکر است
لعل کانی کے بود چون لعل خوبان در ضیا	لعل معدن سنگ و لعل یار روح انور است
سرو بستان کی بود زیبا چو قد دلربا	قامت دلدار صد جا بہ ز سرو عرعر است

[1] این صنعت عبارت از انست که شاعرے شعرے گوید که آنرا بدو بحر خوانده شود و این شعر ملون و متلون نامند ۱۲ •

[2] این صنعت عبارت از انست که متکلم چیزے را مثال داشته در کلام ایراد نماید ۱۲

کوه دل ماند بجا از صدمت عشق نگار ‌ ‌ ذات عاشق چون غبار و عشق باد صرصر است
روی زرد عاشق زیبا تر از ذات زر است ‌ ‌ رنگ عاشق ای آنا سمے به زر احمر است

ثمرهٔ چهل و هفتم در صنعت معما[1]

ستم شد منتشر هر سو ز چشم مست آن دلبر ‌ ‌ سراپا عشق شد هر دل ز شوق آن مه انور
هزاران سر نهاده بر در آن دلربا زار زند ‌ ‌ فدا کرده لی حبش سر خود هر که و مهتر
چو چشمم دید خشم او بچشمم لرزه شد پیدا ‌ ‌ بیک غمزه برد روح و دل از حور و ملک یکسر
چو شوق او بدل دارم از آن گه رسوا هر شهر قم ‌ ‌ رسد چشمش چو بر دردم شود عالم ز درد سر
سر شک من ز ریش دل چو سطر است از غم هجرش ‌ ‌ کلامش کشته جان را مالک از الفاظ چون گوهر
ببین چشمم که چون ابر است ز عشق گل رویش ‌ ‌ دل ما از درون آب است مام از بعد آن دلبر

ثمرهٔ چهل و هشتم در صنعت ترجمة اللفظ[2]

بس قلب شد حال دلم چون کشتی ای روحم روان ‌ ‌ از هجر تو در دوریت پی روح گردد انس و جان
ای راس سر را شخص من از تن فدای تو کند ‌ ‌ گر تو بو جهی روی خود یکدم کنی بر من عیان
ما آب روی خویشتن را ریختیم در عشق تو ‌ ‌ ای بدر من در سال و مه بنما رخ خود یکزمان
این دار هجرت می برد زین درد ناک جان و دل ‌ ‌ وصل تو آمد خوش دوا آن را دوام ده ای روان

[1] عبارت از انست که متکلم نوعی کلام ایراد نماید که بعضے الفاظ بطرز تعمیه از یکدیگر حاصل آید ۱۲

[2] این صنعت عبارت از انست که متکلم کلامے ایراد نماید بنہجیکه بعضے الفاظ آن در لغت عربی باشد ذکر نماید و ترجمه این در لغت پارسی یا غیر آن از لغتے در جز آن نیز ذکر نماید و این صنعت خاصه امیر خسرو دہلویست در اعجاز خسروی وقوع یافته ۱۲

در شوق تو از عین من چشمه روان شد ای صنم
اندر تراب در گشت چون خاک بودم جا نشین
هر کس که بوده عالم و دانا بد ورت چون امام

از نار عشقت آه من آتش فشان شد در جهان
آمد چو ریح ہجر تو بر باد دادا نفس و جان
از یک نگاه تو شده مجهول و دانا بیگمان

ثمره چهل و نهم در صنعت ضمن اللفظ[51]

از سحاب دیده بس عبا دمی بارید آب
کی شود این دستکه کاید بر من آن نگار
تا بداهم زلف سیم انداهم مرغ دل فتاد
کاشکی از تیغ غمزه قتل کردی بیگمان
گر کند این عاشق از احوال خود شقی بیان
تا جدا گشته ز درد دوری آن گلعذار

تا که گردیدند ناظر بر تو ای گلنار ناب
زانکه بی او شده هم در ورکه او چون کباب
بر رخ آن ماه در دریای اشکم چون حباب
کز عتاب آن دلارا هستم اندر پیچ و تاب
از دو نرگس آن نگار گلبدن ریزد گلاب
بیجمال او آمامی دیده دارد چون سحاب

ثمره پنجاهم در صنعت مبادالراسین[52]

[51] صنعت ضمن اللفظ عبارت از انست که متکلم کلامی دا ایراد نماید که در بعض الفاظ آن اشیا رتناسبه مذکور شود چنانچه در مطلع این غزل سحاب آب آنست و در عبا دباد و در گردیدند کرد گلنار نار این اربعه عناصر از ضمن بعض الفاظ حاصل میشود و این صنعت نیز خاصه حضرت امیر خسرو دہلویست که در اعجاز و قوع یافته ۱۲

[52] این صنعت عبارت از انست که منشی یا شاعری در عبارت خود دو لفظ ایراد نماید بعد از ان بر حروف آن هر دو لفظ را یکدیگر معاوضه نموده باز هر دو لفظ را ازاد نماید نوعی که کلام بی معنی و مہمل نباشد و این صنعت نیز خاصه میر خسرو است که در اعجاز مذکور شده است ۱۲ منه

بردرم گویا و خندان چون رسیدی در برم
از کرم مانی سلامت زین کلامت برسرم

چیست ماه و مهر پیشت کیست کان بتیو نرم
کیست چون تو ماه روی و چیست چون چشم ترم

کس ندارد علم جانان از ضمیر خار من
در عیان کردن ز حلمم هست عاری درخورم

من ز جام عشق بیقرب توارم شرب غم
شرب من بیقرب تو جز غم نباشد از درم

کار بار خود اتمام انداخت اندر شوق تو
بار کار جز غمت کی میکشد این خاطرم

ثمرهٔ پنجاه و یکم در صنعت ترشیح و موشح است اول ابیات لا اله الا الله
و آخر مصرعها اول به محمد الرسول الله و اول مصرعها اخیر به ما محمد الا رسول الله

لب لعل دلارامم ربود از خاطرم آرام
مگر آن شکر لعلش ز افسون یافته اشمام

ایا باب طرب بر من شده ای دوستان مفتوح
اسیر تار زلف او دلم شد اندرین هنگام

اگر روزی بسوی من به بیند دلبر بکرم
مرا در دل شود حاصل مراد از دیدن او تمام

لآلی درخشان بهر او چشم نثار آورد
حریمش پر در گردم که تا ما را کند اکرام

هلال ابروش بر من اگر روشن شود یکبار
مرا گردد همه عمرم چو یوم عید از ایام

الهی کی شود حاصل مرا آرزو نارا س
دمی از اشتیاق خود نهم در زیر آن اقدام

ل مفهوم لغوی ترشیح کردن بند بر بستن است و بعرف اهل این صنایع آنست که شاعر لفظی ایزاد نماید که اگر دران کلماتی یا حروفی چند اعتبار نمایند بترتیبی خاص امر مفید حاصل آید مثل نام ممدوح یا عبارتی یا مصرعی یا بیتی و این را بر چند نوع اعتبار توان کرد و نظمی که مشتمل باشد برین صنعت آنرا موشح و مرشح نامند ۱۲

لوائے فوج غم دارم عیان از دود آه و کو
الا یا ایها الناظر بعالم اینچنین اعلام

اگر در خواب میگردد من مشتاق را حاصل
لقاء آن پری پیکر نخواهم لفظ از احلام

اگر آید به بیداری بچشمم آن مه رعنا
ازان ساعت به بیخوابی کنم برخویشتن الزام

ازدم خاک کوی او مقرر کرده ام در دل
روان و سر فدا گردد بکوی او بسے اقوام

لئیم است آن رقیب من که منعم کرد ازان محفل
سزا از خویشتن یابد که مارا میدهد ایلام

هوا از او امامی را عطا کرد فغان و آه
ولا رش کی رود از دل اگرچه داده این التعام

ثمرهٔ پنجاه و دوم در لغت عربی بامتزاج فارسی معه تجنیس قافیه

لشمس الوجه قد الورب عینی
نبار الهجر قد احرقت عینی (ذات من ۱۲)

دموعی صرن بهراقی فراقک (چشم من ۱۲)
بفلک العین سر لو ما بعینی (چشم من ۱۲)

دمالی حب سر فی حسائی
بلون الوجه قد حصلت عینی (از خود ۱۲)

متی جارت لعینی شمس وجهک
فما عین لعینی نحو عینی (آفتاب من ۱۲)

عیونی صرن فی بعدک کفین
دما مدر ار عین مثل عینی (ابر من ۱۲)

اذا خصلت حرما من فراقک
فقد القیت راسی فوق عینی (زانوے خود ۱۲)

امامی صار فی عشقک کشعر
ولا بنظر لضعف الشخص عینی (نفس ذات ۱۲)

ثمرهٔ پنجاه و سیوم در لغت فارسی با اختلاط عربی

تا فتاده چشم من بر روی یار
گشته ابر دیدهٔ من اشکبار

هر که دیده نرگس مستانه اش
کی شود در زندگانی هوشیار

ثمرہ پنجاہ وپنجم در صنعت نظم النثر[۱]

الا اے برادر ز شوق وصا	ل تو ہر زمان ہست جانم فگا
ز گر جا کنی در دو چشم فقیے	ر حاصل شود خاطرم را نشا
ط جان من حال درد فرا	ق تو ناید اندر بیان و کلا
م مدت شدہ گر تو نا مد کتا	بتے نزد من کہ ز لطف کما
ل تا دل زار آم گرد قرے	ب امید وارم کہ کہ گاہ با
داز خط کنی از عطاء تما	م زین پس بخوان از آما می دعا

نثر نظم مذکور

الا اے برادر ز شوق وصال تو ہر زمان ہست جانم فگار گر جا کنی در دو چشم فقیر حاصل شود خاطرم را نشاط از من چو گشتی جدا اے عزیز زان روز آرام من شد ز خاطرم جان من حال درد و فراق تو ناید اندر بیان و کلام مدت شدہ کز تو نامد کتابتے نزد من کہ ز لطف کمال تا دل زار آرام گردد قریب امید وارم کہ گاہ یاد از خط کنی از عطا ر تمام زین پس بخوان از آما مے دعا۔

[۱] عبارت از انست کہ نثر را نظم کردہ بخوانند قافیہ دوزن از دست نرود قبل ازین درین صنعت در بحر خفیف سوزنے یک رقعہ نوشتہ بود و باسمی این صنعت را موسوم نکردہ بود جامع کمالات صوری و معنوی امیر خسرو دہلوی بدہ وزن درین صنعت نامہ نوشتہ و بصنعت نظم النثر موسوم فرمودہ ۱۲

ثمرهٔ پنجاه و ششم در صنعت اجتماع الاضداد[1]

چو موی جعد دلاشکست و بست و گشاد — هزار دل چو دل ما شکست بست و گشاد

کدام کس که ندیده بیک نگاه روان — چو بندهای قبا را شکست بست و گشاد

میان دیده و جانم بدان زبان فصیح — بیک سخن بت رعنا شکست بست و گشاد

جهان هلاک شد آن دم که زلف دید دروی — بمستی آنمه زیبا شکست بست و گشاد

فغان ازآنکه که دلدار عهد و غنچهٔ لب — زغصه بر من شیدا شکست بست و گشاد

ثمرهٔ پنجاه و هفتم در صنعت مستزاد

صد تیغ مرا میزند آن یار بسر
از روی جفا
یکروز نه افگند برین خسته نظر
از راه وفا

یکبار ربود ز جهان روح روان را
از غمزه و ناز
از تاب رخ او شده خورشید و قمر
بی نور و ضیا

عالم چو رباب بست بگرد لب لعلش
پروازکنان
در دور نبات لب او گشته شکر
بی قدر و بها

آن کیست که نالنده نماند شب و روز
از دوری او
از بهر نگاه رخش استاده بدر
صد شاه و گدا

کس نیست که دایم بانم نیست اسیر
از دیدن او
بس همچو امامی بره‌اش بسته کمر
در صبح و مسا

[1] این صنعت در کتب صنایع سلف یافته نمیشود متاخرین احداث نموده‌اند باسمی موسوم نگردند بنده بصنعت اجتماع الاضداد موسوم نموده ۱۲

ثمرہ پنجاہ و ہشتم در صنعت افتراق الشفتین کہ بخواندن آن لب بلب نرسد

چونکہ خورشید ست خیرہ از رخ تو در جہان — کی کند جا در دل عشاق حسن این و آن

دادہ در عشق تو اے شیرین سخن با زرد شوق — صد ہزاران عاشق شوریدہ در کوی تو جان

کی ثنا ر حسن تو آید دلارا از کسے — عاجز است از ذکر زینتہاے حسنت ہر لسان

لعل تو شیرین تر اندر ذوق عشاق از شکر — کو چو لعل تو شکر شیرین ترای جان در دہان

ہیچکس چون تو ندیدہ در جہان نازک تنے — از نگاہ تیر رخسار ترا گردد نشان

احتیاج اہل دنیا نیست سوء لوح چرخ — تا کہ خورشید رخ تو در جہان گشتہ عیان

نیر کویت ای دلارا نزد اہل انجہان — نیک تر صد جا ز سیر و گشت گلزار جنان

ثمرہ پنجاہ و نہم در صنعت انضمام الشفتین کہ در خواندن در ہر لفظ لب بلب رسد[۵۲]

بر و بیکبار کے دلبرم آرام ما — بہ کہ بدورش شدیم باز بغم مبتلا

ماہ سما بدر من پیش جمالت عدیم — پیش جبین تو مہر آمدہ ہمچون ہبا

بو کہ نبات لبت باز بیابم بخواب — چشم مرا دایما بین تو بنوم ابتلا

بی تو بمہجور تو بس الم آمد بدل — با شفا یم بوصل بخش مہا بر بلا

من کہ غلام تو ام بہ کہ کرم میکنی — پی کرم و مہر تو مائدہ مار البقا

آمد دایم آرام با غم تو مقترن — مہر تو بوم می دہد مخلصم اے دلربا

۵۱ این صنعت قبل از سلف و خلف حضرت نگرفتہ بندہ اختراع کردہ بصنعت افتراق الشفتین موسوم نمودہ ۱۲

۵۲ این صنعت بندہ احداث نمودہ بصنعت انضمام الشفتین موسوم نمودہ ۱۲

ثمرهٔ شصتم در صنعت تقسیم و تکریر[۵۱]

غدار و چشم و دو زلفت بدیدهٔ نظار　　۱ شموس و ۲ نرگس و ۳ زنار

پیش مهر رخت

۱ خراب و ۲ خسته و ۳ بیکار　　۱ نجوم و ۲ مه رخ و ۳ گلزار
۴

در زمان تو شد

۱ ضیا و ۲ خوبی و ۳ دیدار　　۱ فغان و ۲ گریه و ۳ اجبار
شدید رخت　　۴　　۵

از تو میخواهند

۱ فزون و ۲ اکثر و ۳ بسیار　　۱ جفا و ۲ شدت و ۳ اضرار
۵

دیداز تو ام ام　　تو بعالم داد

ثمرهٔ شصت و یکم در صنعت افراد و ترکیب[۵۲] الحروف

تا ندیده اے صنم این بیقراران روخ	رخ بخاک آلوده کرده همچو مست ام دے
می ندارم آرزو تا ست حشمت گشته ام	عالم افتاده مست چشم توای م وه
می کجا دارد ضیا، چون عذار انورت	مهر چون ذره نماید پیش توی اب وت
بت کند سجده چو بیند عارض زیبای تو	مهر در شب آشکارا شد رخت در خ و ط

[۵۱] این صنعت در کتب سلف مرلی نگشته متاخرین احداث نمودند باسمی موسوم نگردید بنده بصنعت تقسیم و تکریر موسوم نموده بنا بر آنکه چند صنعت تقسیم درین صنعت یافته میشود و با تکرار عبارت لهذا التسمیه باین اسم مناسب دید ۱۲

[۵۲] این صنعت در کتب سلف بنظر نیامده متاخرین اختیار کردند و باسمے موسوم نگردند بنده بصنعت افراد و ترکیب الحروف موسوم نموده ۱۲

خط چو بر رخسار تو پیدا شد ای مه روے من … بین که زین شادی فلک دارد رمه آن دوف

شعبهٔ سیوم بحبل وهشت ثمره بار دارست روا با میوهاے رنگارنگ نمود از ثمره اول در صنعت لغز[۱]

چیست آن صوفی سیه دستار … در سکوتست و می کند گفتار
گاه بخود فتاده می باشد … گاه در رقص مے شود دوّار
گاه بر سر نهد عمامهٔ خویشش … گاه از سر بیفگند بیعار
گرچه چون برق تیز در آمد … لیکن از دست میکند رفتار
بسکه دارد قیام لیل ونهار … از ریاضت شده ضعیف ونزار
دائما در نماز معکوس است … پاش بالا و سر بسجده شمار
صاحب خرق عادتش میدان … زانکه در روز آورد شب تار
روز وشب را بهم کند مخلوط … آشکارا نماید این اسرار
بسکه مجروح شد زتیغ وهنوز … بهر خود ساخته زروی حصار
که بر آید ازان دژ رو کین … تا خورد آب ارچه خون خوار
گر بیفتد بدست دشمن و دوست … تیغ از وی خورد بسر ناچار
با وجود این رضا دهد بقضا … سر نگردانداز ره انکار
بسکه نازک تر است می نخورد … جز که تشنگی میان لیس نهار
نیز ردشس ازی کند بشتاب … بر سر طشت نقرگین هر بار
لفظ قل از دهان همی گوید … از پی نام خود بسر هشیار

[۱] این صنعت عبارت ازانست که ناظم باشارت ولالت کند بر ذات شے از اشیا به اوصاف واجمال آن شے ۱۲

نام اورا اگر نفهمیدی | باز بشنو تو از من ای دلدار
حاصل ضرب دو بدو اوّل | آخرین حرف را نود انگار
اوسط او یک آمده بحساب | نام اورا ازین اشمار برآر

ثمره دوم ایضاً در صنعت لغز

بو العجب وان زنی که لیل و نهار | با دو فحل قوی گرفته قرار
مینماید بیک زمان و مکان | با دو زوج معانقه بعیان
هر یکی را همی کشد بی غل | طوق در گردنش نهد بدغل
همسره هر دو دایما گردد | در حضر گرچه با سفر گردد
گاه در ستر و پرده می شنید | گاه عریانش خلق می بیند
که ضعیفی چنان که گردن خود | زیر پای تن ضعیف نهد
نیز دارد زبس که قوت هم | چند کس را فرو برده بشکم
کس نیارد زروی شرع شریف | احتسابی بران ضعیف نحیف
تاکه او منزجر شود زین کار | گر چنین فعل می ندار عار
حال او گرچه اینچنین جهراست | قایم اللیل و صایم الدهر است
روز و شب در رکوع و که بسجود | هست مصروف در ره معبود
می تغلطد گهی بروی زمین | دایما با قیام هست قرین
از ریاضت زبسکه گشته نزار | جمله تن استخوان و پوست شمار
خرق عادت از و بسی زاید | زان یکی این که در بیان آید

گر بخواہد کہ سیر ملک کند
ہر ملک زیر پا آرد
ہند مولد و مسکنش میدان
نام او در زبان ہندستان
حرف اول ز نام او دو دان
اوسط نام او تو میدان پنج
نام قایل اگر تو مے خواہی
رو مکر بہ بیان تو در دل آب

گر چہ از شرق تا بغرب رود
یک قدم از زمین نہ بردارد
جاے دیگر از و مخواہ نشان
انچہ گویم شنو تو از دل و جان
آخرین حرف را تو یک میخوان
پس بمیزان فکر نامش سنج
نیز گویم شنو تو ای داہے
تا بدانی کہ نام او بشتاب

ثمرہ سیوم ایضاً در صنعت لغز

چیست آن مرغ کہ از دل و جان
دور ماند کس ار از و دو سہ روز
آشنائیش اگر کسے بنود
بسکہ او آشنا پرست آمد
بس کہ ہست او لطیف نازک تن
نیز او بسکہ دارو او قوت
صورتش را اگر نگاہ کنے
گر چہ دارد بپاے خود زنجیر
ہر چہ باید فرو برد بشکم

عاشق روی او صغار و کبار
میرود از ہجر او خراب و نزار
نیز میرد ز وصل آن دلدار
سر بپایش فرو نہد بیعار
یک درم را بسر نگیرد بار
چوب صد من برد بسر یکبار
مست بینی فتادہ مجنون وار
باز ہرگز نا مد آو ز فرار
ہر دو لب وانمود از در وار

روز و شب در سفر همی ماند — هیچ جائے نگیرد استقرار
پائے خود را ز جا نه بردارد — دایما میکند ز سر رفتار
لک سر آمد و پائے دو صد بار — بطن او را تو جمله در شمار
نام آن گفتمت دمی گویم — از ره فکر جوب بیرون دار

ثمرہ چہارم ایضاً در صنعت لغز

چیست آن گنبدی که بی با بست — از درون سو همه پر از آب است
گر با آتش کسی نگاه کند — روغن خالصش همی گوید
روغنی بس عجب که گر بر نار — می نهی منجمد شود ناچار
که حلال است اکل آن روغن — که گهی دان حرام در خوردن
موطن جمله طایران جهان — هم تو آن گنبد عجیب بدان
نام آن گر تو خواهی ای زیرک — هم ز رنگش قیاس کن بیشک
نیز دو و آن دو حرف اول آن — آخرش را در درخشان خوان
از ضعیفی دو تا میانش آن — هم بدین رمز چو زمان نشان
نام قائل شنیده باذل — بار دیگر شنو که گردد حل

ثمرہ پنجم ایضاً در صنعت لغز

چیست آن دلفریب بوقلمون — که نماید برنگ گوناگون
گاه سرخ است و گاه زرین فام — که سیاه است و گاه سیم اندام

جلوه ها میکند برین اتمام | از پی دلفریب خاص و عام
که نشیند بکرسی نقره | که زدیبا بگسترد سفره
گاه مسند نهد بجیب امیر | گاه باشد اسیر دست فقیر
گاه تاج طلا نهد بر سر | گاه افسر نهد ز خاکستر
پا ندارد ز زید کند رفتار | بی لسان است می کند گفتار
ذکر حق بسکه میکند افزون | دود آرد ز سوز دل بیرون
هم نفس با انیس خود باشد | لب بلب با جلیس خود باشد
از سراپاست بطن جمله بدن | غیر آتش غذا نداده زمن
نیک صوفی ولیک دوار است | نیست مطرب لیک نی دار است
نے بلب داشته چو بنوازد | ذکر هو از درون دل آرد
پے گنه همچو عاصی محشر | چشم او دائما بود بر سر
نیست دجال لیک اعور هست | رخ عیشی وشش برخ بنشست
نیز تیزی بچشم آن اعور | دست عیشی نفس زده بنگر
بس که از روے طبع هست جواد | سوخته زاد و برگ خود آن راد
دیگکے پر ز هرگ و قند تمام | هر نفس مے پرد برای انام
دود ها می خورد درین پختن | گشته مصروف در چنین پختن
ذکر حق گر کنی بہ پنج نماز | کشف گردد ترا ز نامش راز
چون تو نام و نشان او خواندی | زود ظاهر نما چه در ماندی

ثمره ششم ایضاً در صنعت لغز

چیست آن پی زبان خوش تقریر — کز سلف میکند قصص تفسیر
غیر دانا انیس او نبود — آنچه گوید بجان و دل شنود
حکمها مے کند بر اہل جہان — کین کن و آن بکن تو ای انسان
ناظرش گرچه بیندش صد سال — نارد از دیدن خودش ملال
عاشق حسن او جوان و پیر — ناظر روے او غنی و فقیر
بس که مقبول بادشاه و گدا ست — صدر شاه و گدا ورا ماوی است
گرچه از آب زنده است هر شے — آب دان موجب هلاکت وی
جزو ایمان بدان محبت او — کافر است تارک مودت او
نام او را که تاب میدارد — گر کلام انام فهم آرد
حرف اول ز نام او دو یا — آخرش بار واو وسط او تا

ثمره هفتم ایضاً در صنعت لغز

چیست اندان دو شهر بر یک زمین — هر یکی میشود ز جنگ قرین
هر احد فوجها کند ترتیب — میمنه میسره و صد ترتیب
بی سلاح آورند در خود جنگ — که چه یک از دگر ندارد رنگ
فارغ از قسمت ممالک هم — هم منزه ز اکل و شرب نم
یکدگر بین شان عداوت نیست — نیز از دوستی حلاوت نیست
باوجود این همیشه در جنگ اند — فوج ترتیب کرده بر جنگ اند
بهر دیدن همے شود مجموع — بس کسی گرچه هست نامشروع

اولش ساحل است و آخر نیز | همچو باد است گر کنی تجویز

ثمرهٔ هشتم ایضاً در صنعت لغز

بوالعجب دو لشکری شاه | هر یکی میرود سوی یکراه

در تقابل سلوک آن هر یک | در طریق اجتماع شان بیشک

یکدگر میشود قتال و جدال | زان دو یک میشود بره پامال

آنکه سالم بماند از دشمن | میرسد عاقبت سوی مسکن

روی او ماهیت و پایش شیر | اوسطش ماه دان ولی پی سیر

ثمرهٔ نهم ایضاً در صنعت لغز

چیست آن طایریکه سه پر است | نوک آهن ورا به پای در است

بر سرش آمده نسیم او واز | لیک بی اکل و شراب دارد باز

قوت او بیش خون انسان دان | گرچه او نیز خود ندارد جان

گر پی صید می کند پرواز | کی تواند باو رسیدن باز

طائر روح را کند چو شکار | خون آلوده میشود منقار

کشته از بهر او دو خانه بنا | لیک میدان گزیده خود را جا

چار صد دان سرش دو صد دان پا | بطن او را تو دو نما احصا

ثمرهٔ دهم ایضاً در صنعت لغز

چیست آن اژدہای مہرہ دار	رجل دارد نہ زید کند رفتار
ہست آئین تنے ولیک عجب	بہرہ خود ساختہ حصار حصب
گرچہ دارد شکم ز تا پا سر	قوت دارد ز مشت خاکستر
آنہم از سوزش درون شکم	میشود آتش و فتد از قسم
عالمے را کند خراب آن دم	کہ نماید فغان ز سوزش کم

ثمرہ یازدہم در صنعت معما

گر گنہگارم سوی حالم ببیند از لطف عمیم	درد بے پایان زردی لطفہا خواہد عدیم
محمدؐ	
منتشر از ہر دہان شد مدح آن سیمین بدن	چون بحال من نمود آن دلربا لطف عظیم
ابوبکرؓ	
ز آب روشد ماہ زان گرپے کہ دارد منتشر	از نگاہ چہرہ زیبا ر آن روح حسیم
عمرؓ	
آفتاب روی او پوشد رخ ماہ فلک	گر برون آید ز پردہ یکدم آن یار کریم
عثمانؓ	
دیدہ را بر ہشت روضہ کی نہد آن کس کہ دید	شہر و کوی جنت آسای دلارام رحیم
علیؓ	
از سر شکم بہر خش چشمہ مرا شد آشکار	میشود رم در اشک خود غرق ای امامی پی ندیم

ثمرہ دوازدہم ایضاً در صنعت معما باسم امامین رضی اللہ تعالی عنہما

حسن از پی مدح تو اے خورشید آمد دوات حسین از سر حسن تو آمد آفتاب آسمان	وادھان از حیرت عجز ثناء تو مدام واکہ وسفتون و سرگردان بعشقت صبح و شام

ثمرہ سیزدہم ایضاً در صنعت معما باسم قدوۃ العارفین مرشدی شیخ برہان الدین برہانپوری غفر اللہ تعالیٰ لہ و آن حضرت چہاردہم شعبان سنہ ہزار و ہشتاد و سہ از دار اولی بدار اخریٰ بحکم آن اولیاء اللہ لایموتون بل ینقلبون من دار الی دار نقل فرمودہ ۔ شیخ برھان

شیخ برہان از سر یادت دل خوش گشتہ دارد ہر کسے الدین راز الہ مال راکیش تو خواھد اداز ازل مردود دل	بردہان لاچار زان دارد ثناء تو عیان از تو تیر سے آنرد مکشوف آمد بر جہان

ثمرہ چہاردہم ایضاً در صنعت معما بمدحت بادشاہ کشور کشا است بطرزیکہ اسماء عظام آباد و اجداد بادشاہ عصر مع اسمیہ تعالےٰ از روئے تقمیہ ترتیب برنماست

میر تیمور

میکند جاه بر سر راه تو هر شاه و گدا / مو شده در سهم تو بس رستم از اهل جهان

میران شاه

میر دم و شام خواهد آن نگاه لطف تو / روی مهر اسای تو کرده رخ مه را نهان

محمد شاه

بادهان خلق اندر شکر تو دایم قرین / زانکه شادیها بعالم از تو بس آمد عیان

ابو سعید

آب جود تو بشش سو آمده جاری بملک / از رخ مه نور تو عید کرد بعالم هر زمان

عمر شیخ

عین لطف هست چون بر امر هر واحد بصیر / آمده هر چیز بیشتر خلق حاصل بی گمان

بابر بادشاه

باب راحت فتح شد بر روز عشرت از سخا / بادشاگیها ز تو مجروح تیغ آسمان

همایون بادشاه

آن همایون بخت تو شش سو گرفت از تیغ تیز / ریح عدالت شد شها منشور در باغ جنان

اکبر

از سر الطاف برهم میکنی کرب جهان / باد حکم فیض بخش تو بعالم جاودان

جهانگیر

باب مدح تو بجان خود نوشته هر کسی / پا نهد از عدل تو سگ بر رخ شیر ژیان

شاه جهان

شاد بادا نیہا بجانت باد آزروے ہمم عالمگیر [۱۵]	تا کہ میگردد فلک گرد زمین واہل آن
چشم برالطاف تو پر دار مردم ناظر است	ہمچو گیر آمد عدو تو بہ تیغ و سنان

ثمرہ پانزدہم ایضاً در صنعت معما بدح برگزیدہ درگہ سبحانی مقرب حضرت خاقانی افضل علمائے کرام شیخ الاسلام شیخ نظام [۱۱] بطرزی کہ الفاظ یک بیت دعائیہ بترتیب ازروے تعمیہ حاصل میشود بیت چون ملاذ اہل عالم آمدہ شیخ نظام + عمر و بخت و دولتش یارب فزون بادا مدام + چون ملاذ اہل عالم

کیست کہ مثل تو بر در دل ازروی دگر آمدہ	نشر خدایا جہان خواست بخوبی ترا
ہر طرف اکرام تو دادہ سراپا مراد شیخ نظام	فیض تو بر خاص و عام آمدہ اندر ورا
ہست چو ماہ عطات بر سر خلق آشکار عمر و بخت	غایت حفظ خدا دادہ بنامت ضیا
آمدہ چشم کرم از تو برام جہان دولتش	خوبی بے غایتت نشر شدہ تا سما
از سر حب تو دید بخت نگون ہر کسے	آمدہ ازروے شکر ذکر خوشت جابجا

یارب فزون غایت خوبی تو بر دل مردم عیان باد دام بین که با آداب دل هست همیشه امام		فضل تو اے ذوالکرم آمده بر هر حشا ذاکر اوصاف تو از ره صدق و صفا

ثمره شانزدهم ایضاً در صنعت معما موشح که خاصه امیر خسرو دهلوی است باسم ملا علی محمد معمائی برہانپوری که در فن معما استاد بنده بود و به سه هزار هفتاد و هشت بست و سیوم صفر از عالم فانی بعالم باقی رحلت فرموده

عین فضل از کلام تو جارے هم ز فیض عمیم تو اصحاب	علی محمد	در تو چون اولیاست حال و مقام قلب دیده صمیم چون ابدال

از الوان الح
علی محمد بید

ثمره هفتدهم ایضاً در صنعت معما باسم جامع کمالات استادی شاه میان برهانپوری که در فن معما نیز استاد بوده است بطرزی که از هر بیت اسم سامیش حاصل میشود

از سر تسک تو گرفتم جانب راه ثنا شاه میان پیش شمع انور رائے تو شده رو پوش شاه میان		زانکه دریای دلت شد بهر طرف زان ثنا عیان روی مهر و مشتری پیش تو غایب بی نشان

بس که دُر در گوشها منثور کردی از دهان شاہ میان		زان عیان شد چشمۂ درہا مشرور جہان
از سر شاگردیت آنہا گشته فخرناک شاہ میان		یسنرد بر آن واین از فضل توآن فخر شان
ذات توآمد ملک در ملک معنی حکم روان		پیش آن بسته کمر ہر مشکل آید جادودان

ثمرہ ہیژدہم ایضاً در صنعت معما باسم پدر مرحوم یعنی ابوالمکارم عفه الله تعالیٰ عنه که بحلیۂ اولیاء الله متجلی بود و در سن ہزار و شصت وچہار از دار الفنا بدار البقا ہیژدہم رجب المرجب رحلت فرمود

ابوالمکارم اے که اخلاق جمیل اولیا در ذات تو ہر طرف اسباب راحت حاصل از نشر ولات		آمد از فضل اسلے آشکارا بر جہان زان سر احسان که داری در دل ای کرم عیان

ثمرہ نوزدہم ایضاً در صنعت معما باسم برادر بزرگ مرحوم یعنی شیخ خواجه احمد غفر الله تعالیٰ علیه که بکمالات ظاہری و باطنی آراسته بود در سنه ہزار و ہشتاد و دو بست وچہارم ربیع الاول ازین عالم بآن عالم رحلت نمود

خواجه احمد		

اے کہ ممتازی بدانائی تو در اہل جہان … انچہ وصفت میکنم داری تو در خود زان بسے
از سر خوبی بر درت ہست احسان و نما … از زبان خون الف شکر تو گوید ہر کسے

ثمرہ بستم ایضاً در صنعت معما باسم برادر مرحوم شیخ معین الدین غفر اللہ لہٗ کہ باوصاف صوری و معنوی و مروت و فتوت ممتاز بود و در سنہ ہزار و ہفتاد و نوزدہم جمادی الثانی از دار دنیا بدار عقبیٰ اسفر فرمود

معین الدین

اے کہ اوصاف حمید تو نیاید در بیان … زانچہ وصفت می کنم ہستی تو در خوبی مزید
غایت اکرام تو اے آفتاب چرخ فیض … در دو بے پایان من خواہد بدنیا ناپدید

ثمرہ بست و یکم ایضاً در صنعت معما باسم برادر مرحوم شیخ نظام الدین غفر اللہ تعالیٰ لہٗ کہ در تصفیہ ظاہر و باطن و شجاعت و سخاوت ممتاز دہر بود و در سنہ ہزار و ہفتاد و ہشت در بلدہ سلہٹ بغرہ رجب المرجب از دار المحنت بدار الراحت انتقال فرمود

نظام الدین

تا شدہ اے شفقتم غایب ز چشم این حزین … در غمت ہر سو ز اشکم نہر ہا گشتہ روان
درد دل من پی تو آمد غایت خط الم … از اول حالم بدنیا شد مقدر در جہان

ثمرہ بست و دوم ایضاً در صنعت معما باسم برادر مشفق شیخ ابو المعانی

ابو المعالی

اے کہ اوصاف کمالت در جہنیت ظاہر است
از سر اصلاح تو بوبیت بعالم نشر گشت

بر رخ زیبار تو وصف ولایت باہر است
خاکپاے تو مرا بہتر زکحل الجواہر است

ثمرہ بست و سیم ایضاً در صنعت معما باسم برادر مکرم شیخ بدیع الدین [۲۳]

بدیع الدین

اے کہ پیش بدر رویت ماہ انور کم نما
درد این مہجور تو پایان ندارد از فراق

مشتری و مہر ہم آید بہ پیشت بے حنیا
از سر دلداری ای جان جانب این کس بیا

ثمرہ بست و چہارم ایضاً در صنعت معما باسم قابلہ عفی اللہ تعالی عنہ و ذنوبہ

بانقدم یا تاجرا امام الدین
لطف کن بر حال این خستہ تو ای رب کریم
ہر سوار اکرام تو آب کرم گشتہ عیان

عالم از ذکر نام تو شدہ قطب و ولے
ہر طرف اجلال تو کیش بنی خواہد قوے

ثمرہ بست و پنجم ایضاً در صنعت معما رقعہ در جواب رقعہ مجمع العوارف و الفضائل منبع الحقایق و الفواضل شیخ محمد [۲۴] افضل الہ آبادی کہ در صنعت معما نگارش یافتہ بود در ہمان صنعت بہ نہجی کہ از دو بیت اسم سامیش و از باقی ابیات اخر اریک بیت ترتیب حاصل مثنیوم و قوم گشتہ

بیت

اعجاز خسروی چو نمودی زمن طلب ٭ نزد تو آورم لبسر خویش از ادب

محمد

بس کی بر احوال من کردے ز لطف خود عطا

افضل

کے بدیح تو تو آن آدرد در قید قلم

اعجاز

کلک ما را مهر جا کرده بروی عقل من

خسروی

گرچه از خسران خود بس بقدر هستم چو خس

چو نمودی

همچو خود هامے ندار د در ره باریک حق

ز من طلب

از من از سر بر آید زود اے سلطان فضل

نزد

ملہے کلکم چو بر مہ نقش ساز د مدح تو

تو آورم

تا بشش سو منتشر گشتی تو از عرفان فضل

بسر خویش

کار زدیم از دو عالم نیز عرفان خدا است

از ادب

با دہانم گشته منضم شکر و وصفت جا بجا

بر شرف داری علم از فضل خود ای مقتدا

نقش آن لفظی که حاصل گشته در مدح شما

لطف کن تا همچو خس بر روی بحر آریم پا

پس دران راهی که مویست باش ما را رهنما

گر بیابیم از دل تو لب وحدت در حسا

بر عطارد پا نهد زان رتبه وصف و ثنا

نیز من لاچار آوردم به هشت التجا

رهنما از خود بشو بے بیش و کم ده ملتجی

صوه ازین سخن ماماد منشور اقربست — قدراین رامی شناسد سالک راه خدا

تمره بست و ششم این رقعه منظوم در صنعتی مرقوم گشته که جامع الکمالات صوری و معنوی امیر خسرو[۲۵] دهلوی دران صنعت چند رقعه در نثر ترتیب فرموده و مدعا از ترجمه الفاظ حاصل می شود و این صنعت نیز آنحضرت است .

آن برادر فیل شیرم ازپس شوق وسلام — از سوی قل لطفه خواند این حقیقت را تمام

نهر وجه آن برادر سوی چابک رفته است — هفت مادر نیز رفت آن دخترش شش کر به نام

نیز از آتش طریق آمد خیرگان فکر دل — سوی حلقه رفته است او بازاز یکلخم تمام

شاید آید در علی هفت ار سفر اندر وطن — ازپس ششش گوشت اینجا میرسد اولا کلام

فیل عزت نیز خود از ملک پشم آمد بخیر — درمیان شهر لبشنو عزت او کرده مقام

درمیان شهر خنده نیز خیر و خوبی است — درمیان شیر عزت نیز دان خوبی مدام

درمیان آب عزت نیز دان خیر و صلاح — نیز کوکب ماه را دیده بخیر انجام ایام

تمره بست و هفتم ایضاً رقعه در صنعت مذکور

آن برادر چشم آرام ازپس شوق لقا — از برادر موی خواند صد افزون دعا

هیچکه آمد ز نزد مهر شیر اینجا خبر — از لبسوز و لاس نارفته بسوی بود لا

نیز از قل دار پور آمد بخیر اینجا سیاه — هم ز عزت لا در ینجا کوه شیر آمد بجا .

نیز اندر بود لاراس است خیر و عافیت — هم میان داشتن دان خوبی همراه اشتا .

هم میان تو همراه است خیر دوستان
آمده از دست قریه خیر خویشان شما

عقل مه را یک بیا است آنکه رفته سوی رفت
عقل شیر از ده و دو شاید که آید بیخطا

ثمره بست و هشتم در صنعت ترجمه هند خاصه امیر خسرو دهلوی

بین که از ضعفم نمانده در تنم چون موی یار
در دلم از زلف خود زخمی بزن مانند مار

شمع روی خویشتن بکشا دمی اے دلربا
زان فروغ شمع خود در سینه ام میزن تو نار

ثمره بست و نهم ایضاً در صنعت ترجمه هندوی

خواهم بدل خویشتن ای نیک ذات جات
شاید که کند در دم را درک شبی رات

صد پاره چو صد برگ دل زار آمام است
زان شوق که یکروز بران برگ رسد پات

ثمره سی ام در صنعت تجنیس مرکب

رسوا شدم از عشق تو در کوچه و بازار
یکروز ترحم کن و بنشین باز ار

آن غمزه بے صد دلم جانا باز ار
تا چند بمانم ز غم هجر تو با زار

ثمره سی و یکم در صنعت تجنیس تام

سرو قدت ای دلارا ماه رویت داده بار
ده که این عاشق نمی یابد دمی پیش تو بار

بس زغم بر دل کشید این خسته در هجر تو بار
لطف کن جانا که گفتم حال خود را چند بار

ثمره سی و دوم در صنعت تشبیه حسی غیر خیالی

ای قد رعنا تو چون سرو بستان آمده	عارض زیبا رتو چون مهر رخشان آمده
چشم تو چون نرگس شهلا بباغ حسن و ناز	زلف بر گنج رخت چون مار پیچان آمده

ثمرهٔ سی و سیوم در صنعت تشبیه حسن خیالی

به بین بمردم چشم که نقش روی نگار	بسان مهر شده آشکار در شب تار
نگر که گوهر دندانش در لب لعلش	بدرج لعل چو عقد ثریا نموده قرار

ثمرهٔ سی و چهارم در صنعت استعارهٔ تحقیقیه که آنرا استعارهٔ مصرحه نیز گویند

باز گنج حسن تو خواهد ز خون دل غذا	تیر ترک ملک حسنت در دل من کرده جا
قیمت لعل تو آمد نقد روح عاشقان	گوهر اندر لعل تو رخشان تر از انجم سما

ثمرهٔ سی و پنجم در صنعت استعاره بالکنایه

مرغ روحم غمزه ات برده بچنگل ای نگار	تیر ناز تو ای جان کرده جانم را فگار
زلف تو دندان برآورده بی لذع دلم	چشم تو تیر و سنان دارد پی صد هزار

ثمرهٔ سی و ششم در صنعت استتباع

ماه رویت که دلربا آمد	بدر گردون چو او کجا آمد
در دندان تو که چون نجم است	کی چو آن نجم در سما آمد

ثمرهٔ سی و هفتم در صنعت تجنیس خطی

پیش نیش تیر تیر ناز یار | گشت کسب چشم خشم بار بار

ثمره سی و هشتم در صنعت تردد و عکس

ز مهر چرخ رخت انور است بدیده نما | بلی رخ تو منور است ز مهر سما

ثمره سی و نهم در صنعت جمع مع التفریق

ابروی تو چون هلال از حسن و زیب | قامت من چون هلال از ضعف پیش

ثمره چهلم در صنعت تذییل

عشق تو در دل نشست و عقل رفت | رفته به عقلم به عشقت ای نگار

ثمره چهل و یکم در صنعت تنسیق الصفات

رخت آمد ماه و لبت لعل و چشمت دو نرگس شهلا | دو ابرو قوس و مژگان تیر بهر قتل این شیدا

ثمره چهل و دوم در صنعت کلام جامع

تا چند جور میکنی ای دلربا من | احسان غنیمت است برین چند روز عمر

ثمره چهل و سوم در صنعت ادماج

زلف مسلسلت شده زنجیر پای جان | میم دهنت نقطه موهوم شد عیان

ثمرہ چہل و چہارم در صنعت و تدبیر

ثمرہ چہل و پنجم در صنعت ترشیح بمدحت منبع علوم نامتناہی برگزیدہ شاہنشاہی مجمع الکمالات قاضی القضات قاضی عبدالوہاب بطرزی کہ از حروف متوسطہ قاضی دین عبدالوہاب و از اول ابیات سہل اللہ مہامہ حاصل میشود

سیف عدل آمد ز بانت قاطع جور و جفا	منبع احکام دین ذات تو آمد در ورا
بل اللہ کلما ادعوک من حب الحشا	ت او صاف نایدت تفسیر ما
در ذات تو یاد آور دو عالم مصطفے	رو دولت باد احباب ترا بے منتہا
د احسان محیط خیرے خواہان ترا	کے اخلاق تو لازم بود کردن ادا
ہر دم از قول تو دارد حکم شرعی ارت قاضی	ف خوان جود تو دایم بود شاہ و گدا
لب افضال و فضائل از کمالات ام دین ع	مت فیض تو آمد عام در خلق خدا
اب لطف فیض تو جاری بعالم تا اب دال	د اصحاب تو دایم مورد عز و علا
لائح اندر ذات تو علم است و تمکین ہمچوکوہ آب	ز احسان تو یکسان در حق ہر آشنا

ثمرهٔ چہل و ہفتم ایضاً در صنعت شجر

سرو و لاله و سوسن و نسرین و گل هزار

[illegible]

این صنعت نیز خاصه حضرت امیر خسرو دهلوی مسموع می شود ثمره

چہل و ہشتم در خاتمه الکتاب بصنعت تجنیس قافیه

شد تمام این نسخه مرغوب جان	از عطای خالق انسان و جان
شکر رب مالک روح و روان	کین مهم صعب من کرده روان

در اله آباد شد این نسخه ختم
شد بسال چار ہشتاد و ہزار
ہر کہ طبعش آمده با ہوش یار
کین چنین دیوان بعالم کس نداد
طایر طبعم چو بازو کرد باز
این ثمر ہاے کہ آمد بار بار
تا کہ میگردد بگردون ماه و عین (خور ۱۲)
در جہان جاری ز فیض باد عین (چشمه ۱۲)
گرچہ نامشروع بود این دردسر
آرزو دارم میان نام و عام (سال ۱۲)
عفو و بخشش زین سخنہای چو باد
ہم سلام از من بر آن فتاح بدر
ہر کہ دارد در ضمیر خود بصر (دانائی ۱۲)
ہر کہ عشق مصطفی دارد ببال

بر دہان حاسدان گردیده ختم
نام این دو حرف کہ دارد نبی ہزار
دو دمی فہمد کلام ہوش یار
جز امام فضل رب عدل و داد
صید کرد این مرغ صنعتہا چو باز
ہیچ دو حرف اینچنین نادر بیاد
یاد نزد عاقلان مقبول عین (چشم ۱۲)
باد محبوب خلایق ہمچو عین (زر ۱۲)
لیک ہست اظہار فضل سربسر
از عطای مالک انعام عام
یارب از ذات دلم آباد باد
کز ہلال او شق نموده قرص بدر
ہمچو من گردد فدا بروے بصر (بینش ۱۲)
ہمچو پروانہ بسوزد پر و بال

[illegible] زمانه عالمگیر گردین رساله اختتام یافت ۲۳ رمضان سنه ۱۳۲۱ھ سید محمد علی ملیح آبادی -

اے اناگی جان کعشق او بدار
قطع کن از خانمان و جای و دار

بالخیر

ضمیمہ دوحتہ الصنائع

۱ - امام الدین - آمامی - بن شیخ ابو المکارم النعمانی البید وبوی مصنف کتاب ہذا
بعہد اورنگ زیب عالمگیر کتاب دوحتہ الصنائع تصنیف ہوئی - اور مقدمتہ الکتاب بھی
اوسی کے نام پر موسوم ہے زائد حال معلوم نہو سکا دیکھو ص ضمیمہ ہذا

۲ - اعجاز خسروی - یہ کتاب فن بلاغت مین حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ کی تصنیف
سے ہے - اور چار جلدون مین منقسم ہے - پہلی جلد مین امثلہ - دوسری جلد مین صنائع خطی
تیسری جلد مین بدائع معنویہ - چوتھی جلد مقالات بلیغہ مین ہے

۳ - محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۷ء مین تخت نشین ہوا
اور ۱۱۱۸ھ ۱۷۰۷ء مین اپنی موت سے احمد نگر مین انتقال کیا ۸۹ سال کی عمر پائی
شاہجہان کا بیٹا تھا - نہایت متقی اور پرہیز گار تھا - مذہب مین نہایت سخت تھا -
آئین ملک گیری مین خداداد قابلیت تھی - گو یہ مشہور ہے کہ سلطنت تیموریہ کے زوال
کا باعث ہوا - مگر استحکام سلطنت کے اصولون پر حکمرانی کی - باپ کو قید کر کے خود مختار
بنا - اور بھائیون سے معرکہ آرائیون مین کامیاب ہو کر تخت ملا - فتاوی عالمگیری جو فقہ
مین ایک مستند کتاب ہے اسی کے حکم سے تدوین ہوئی -

۴ - شاہ برہان الدین رازالٰہی خلیفہ حضرت شاہ عیسیٰ جنید اللہ برہانپوری کے
تھے - متوکل اور تارک الدنیا تھے - ہدایت خلق اللہ - اور تربیت سالکان راہ حق مین مشغول
رہتے - زمان شاہزادگی مین عالمگیر خدمت مین حاضر ہوا کرتا تھا - اور خاص عقیدت رکھتا
تھا - تاریخ خافی خان مین مفصل حال لکھا ہے - مراۃ العالم مین ہے کہ نواب عاقل خان

رازی ان کا مرید تھا - اور ثمرات الحیات جو ملفوظات ہے - وہ اُسی کی ترتیب دی ہوئی ہے
۵ ا شعبان ۱۰۸۶ھ مین آپنے انتقال فرمایا - اسّی برس کی عمر پائی - اور سندھی پورہ
برہان پور مین دفن ہوئے - انکی ملفوظات مین ایک کتاب روائح الانفاس بھی ہے -
شرح اسمار حسنی - شرح آمنت باللہ ان ہی بزرگ کی تصنیف سے ہین - نواب غفران
مآب میر نظام علیخان بہادر نے ایک روپیہ یومیہ تعلقہ ملکاپور صوبہ برار سے مزار کے
اخراجات روزانہ کے لئے مقرر کردیا تھا - آپ کے سجادہ نور البرہان عرف بنے صاحب
گذرے ہین - اور میر عابد علی اور میر جنید علی دو فرزند تھے (از تاریخ خافی خان - تاریخ
برہان پور)

۵ - امیر تیمور گورگان صاحب قرآن کا نسب نامہ چنگیز خان تک پہونچتا ہے
باپ کا نام طراغائی خان تھا - ۲۶ شعبان ۷۳۶ھ م ۹ اپریل ۱۳۳۶ء شہر کش مین پیدا ہوا
۷۷۱ھ م ۱۳۷۰ء مین تخت پر بیٹھا - اور سمرقند کو دار الخلافتہ قرار دیا - ۸۰۱ھ مین ہندوستان
آیا - اور محمود بادشاہ لودہی سے لڑا - اور ہندوستان کو فتح کیا - چہارشنبہ ۱۷ شعبان
۸۰۷ھ کو انزار جو ختن مین واقع ہے انتقال کیا - نعش سمرقند مین لائی گئی - اور سید
امیر کلان کے گنبد مین دفن ہوا - اس نے کل ۳۵ برس سلطنت کی اور حصول سلطنت
مین ہزار ہا تکلیفون کے سامنے رہے - جن کو نہایت ہی استقلال اور جوانمردی سے سہتا رہا - اس کے
چار بیٹے جہانگیر مرزا - عمر شیخ - میران شاہ - شاہ رُخ - تھے -

۶ مرزا میران شاہ تیمور کا بیٹا ہے - اپنے باپ کے عہد مین عراق کا حاکم تھا - بعد
وفات امیر تیمور سلطنت پر قابض ہوا - مگر بوجہ زخم سر امورات سلطنت کے انجام دینے سے
معذور تھا - اس لئے مرزا ابوبکر اس کا بیٹا کام کرتا تھا - ۲۴ - ذیقعدہ ۸۱۰ھ مین

میران شاہ قرایوسف ترکمان کی لڑائی مین مارا گیا عمر ۴۸ سال چار ماہ کی پائی اور تین سال سلطنت کی۔

۷- محمد شاہ ابن میران شاہ اسکے پیدائش اور جلوس کے سنہ کے علاوہ اور حالات بھی عجلت مین نہ مل سکے ۸۴۵ھ مین اس کا انتقال ہوا سلطان ابوسعید اور منوچہر دو بیٹے چھوڑے۔

۸- سلطان ابوسعید ۸۳۰ھ مین پیدا ہوا۔ ۸۵۵ھ مین پچیس ۲۵ برس کی عمر مین سمرقند کے تخت پر بیٹھا۔ اور اٹھارہ ۱۸ برس بادشاہی کی۔ اور بڑے فتوحات حاصل کئے ۸۷۳ھ مین فوت ہوا۔ تین لڑکے تھے جن مین ملک تقسیم ہوگیا۔

۹- مرزا عمر شیخ ۸۶۰ھ سمرقند مین پیدا ہوا۔ سلطان ابوسعید کا بیٹا تھا۔ اور وہ اس کو بہت عزیز رکھتا تھا۔ بعد وفات اپنے باپ کے ۸۷۳ھ مین اراکین اور امرا نے بادشاہ بنایا۔ اور دارالسلطنت اندجان قرار پایا۔ خواجہ عبداللہ احرارؒ سے خاص عقیدت تھی ۸۹۹ھ مین انتقال کیا۔ اس کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیان تھین

۱۰- سلطان ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ۔ یہ امیر تیمور کا پرپوتا تھا ۱۴۸۳ء مین پیدا ہوا۔ دہلی مین ۱۵۲۶ء مین جلوس کیا۔ اور پچاس برس کی عمر پائی۔ قریب آگرہ کے انتقال کیا۔ اور اس کے مرنے کی ایک دلچسپ کہانی مشہور ہے۔ انگریزون کی عملداری تک اس کے خاندان مین سلطنت تھی۔ یہ بادشاہ نیک اور رحمدل گزرا ہے۔

۱۱- سلطان نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ ۱۵۳۰ء مین تخت نشین ہوا اور یہ بابر کا بہت ہی پیارا بیٹا تھا۔ ۱۵۵۵ء بقول بعض ۱۵۵۶ء مین کتب خانہ کی چھت پر سے گرا اور چند روز بیمار رہ کر دنیا سے رخصت ہوا۔ بعض تاریخون مین لکھا ہے

کہ زینہ پر سے پاؤن پھسل کر گرا اور مر گیا۔

۱۲۔ ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ۔ہمایون کا بیٹا تھا ۔۱۴۔اکتوبر سنہ ۱۵۴۲ء مین پیدا ہوا۔ اور سنہ ۱۵۵۵ء اور بقول بعض سنہ ۱۵۵۶ء مین تخت پر بیٹھا۔ اور اپنی موت سے سنہ ۱۶۰۵ء مین انتقال کیا۔ ہندوستان کے بادشاہون مین نامور گزرا ہے اور اچھے عقلمند نامی بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا مذہب نہین معلوم کیا تھا۔ بعض شماسی اور بعض کہتے ہین ہنود کے مذہب کا معتقد تھا۔ مگر اصل مین وہ کسی مذہب سے تعلق نرکھتا تھا۔ لیکن مذہب کی تحقیق کا بہت شوق تھا۔ اور مختلف مذاہب کے علمار کا مناظرہ کیا کرتا تھا۔ اور غیر ملک سے علمار طلب کئے جاتے تھے غیر متعصب تھا۔

۱۳۔ ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر سنہ ۱۵۶۷ء مین پیدا ہوا۔ سنہ ۱۶۰۵ء مین قلعہ اکبر آباد مین تخت پر بیٹھا اور جہانگیر خطاب اختیار کیا اپنی موت سے سنہ ۱۶۲۷ء مین انتقال کیا۔ یہ اکبر کا بیٹا تھا۔ شراب کثرت سے پیتا تھا۔ اور اپنی بیگم نور جہان کا تابع تھا۔ اس کے تین بیٹے شاہجہان ۔ خسرو۔ پرویز۔ تھے۔

۱۴۔ شہاب الدین شاہجہان سنہ ۱۶۲۸ء مین تخت پر بیٹھا۔ اور اپنے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر کے قید مین انتقال کیا۔ اس نے سلطنت کو نہایت ہی رونق دی۔ مسلمانون کی سلطنت مین ہندوستان نے جیسا اس بادشاہ کے وقت مین عروج پایا۔ ایسا نہ کبھی تھا اور نہ اس کے بعد ہوا۔ تخت طاؤس اور روضہ تاج گنج اسی نے بنوایا۔ اس کو صاحبقران ثانی بھی کہتے ہین۔

۱۵۔ اورنگ زیب عالمگیر نمبر ۳ کا نوٹ دیکھو۔

۱۶- حضرت افضل العلماء شیخ الاسلام شیخ نظام برہان پوری - یہ بزرگ پرہیزگار اور خدا پرست گزرے ہین - اکثر کتب متداولہ - برہان پور مین قاضی نصیر الدین برہانپوری سے پڑہی تھین - چالیس برس کے قریب اورنگ زیب عالمگیر کے پاس نہایت اعزاز اور احترام کے ساتھ رہے - فتاوی عالمگیری آپ ہی کی سعی اور اہتمام سے تالیف ہوئی - آپکی عمر اسّی برس سے زائد ہوئی اور علماے قرن حادی عشر سے ہین -

از محبوب اللباب فی تعریف الکتب والکتاب ص ۵۱۶

۱۷- حالات معلوم نہو سکے -

۱۸- حالات معلوم نہو سکے -

۱۹- حالات معلوم نہو سکے -

۲۰- حالات معلوم نہو سکے -

۲۱- حالات معلوم نہو سکے -

۲۲- حالات معلوم نہو سکے -

۲۳- حالات معلوم نہو سکے

۲۴- حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی خلیفہ سید محمد کالپوی اور وہ خلیفہ امیر ابو العلا[۱] کے تھے ۱۱۴۴ھ مین انتقال ہوا - اور الہ آباد مین دفن ہوئے - اس سے زائد کچھہ حال معلوم نہو سکا -

۲۵- حضرت ابو الحسن یمین الدین امیر خسرو دہلوی سنہ ولادت معلوم نہوا -

[۱] حضرت سیدنا امیر ابو العلا حسینی الاحراری اگرہ مین دفن ہین ۱۰۶۱ھ مین وفات ہوئی - مزید حالات کے لئے سوانح ابو العلا، مولفہ مولوی سید محمد علی شبیر صاحب مطبوعہ قاسم پریس ملاحظہ ہو -

۱۷ شوال ۷۲۵ھ چہارشنبہ کو انتقال ہوا - آپ کے والد امیر سیف الدین قبیلہ لاچین کے امرا سے ہین - نواح بلخ کے تھے - ہندوستان مین آئے پٹیالہ مین امیر خسرو اور دو لڑکے اور پیدا ہوئے - امیر خسرو نے بعض تصنیف مین اپنے باپ کے حالات لکھے ہین - بعد سنِ بلوغ شیخ المشائخ نظام الدین اولیار کے مرید ہوئے - تصنیفات کی تعداد سو کے قریب ہے مگر بعض کا پتہ نہین - ابتدا مین شاہزادہ محمد کے مصاحب تھے اوسکی وفات کے بعد غیاث الدین بلبن کے مقرب ہوئے - اور محمد تغلق کی ابتدائی سلطنت تک زندہ رہے - بادشاہون مین عمر گزاری اور سات بادشاہ دیکھے - شیخ المشائخ کے انتقال کے چھ ماہ بعد آپ کا انتقال ہوا - اور اونکے پائین دفن ہوئے آپ کی عمر ستر برس کی ہوئی اور بقول بعض پچھتر برس کی - حسن دہلوی جو فوائد الفوائد کے مصنف ہین انکے ہمعصر تھے -

۲۶ - حالات معلوم نہو سکے -

تمام شد